



اقتصادی راہ داری

منصوب کو ممتاز عینانے والے ہوش کے ناخن لین

امیر محترم شاہ جاد میر

تدوین تحریک ختم نبوت
ایک عظیم الشان کارنامہ

حضرت ربیعہ الرأی رحمۃ اللہ علیہ
امام مالک کے استاذ گرامی کی داستانِ حیات

دیت کی تقسیم۔۔۔؟؟
عورت کا لباس۔۔۔؟؟
شادی شدہ زانی کی سزا۔۔۔؟؟

پاکستان اور سعودی عرب
مضبوط برادرانہ رشتہ
میں منسلک ہیں

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالکیم
(ایم این اے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

جوابدہی کا تصور

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسْرَعَ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِأُكْيَلٍ وَسَارٍ بِأَلْهَكَارٍ﴾ (الرعد)

”تم سے کسی کا اپنی بات کو چھپا کر کہنا اور باواز بلند سے کہنا اسی طرح رات کا چھپا ہوا اور دن کی روشنی چل رہا (حرکت کرتا ہوا) سب اللہ کے لیے یکساں ہیں۔“

﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ﴾ (الزُّمَر)

”البتہ جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے آپ کو خواہشات کی اتباع سے روک رکھتا ہوگا تو اس کا ٹھکانا جنت ہے۔“

انسانی فطرت ہے کہ وہ ترغیب و ترہیب سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ خسارہ اور نقصان کی طرف لے جانے والے اسباب و محرکات سے دور رہتا ہے۔ اگر اس کی طرف رہنمائی میسر ہو جائے اور اپنے لیے مفید اور سودمند اشیاء کے حصول کے لیے تیار رہتا ہے۔ یہ الگ معاملہ ہے کہ وہ اپنے ابدی اور حقیقی نفع کو پہچان پاتا ہے یا نہیں۔ اسلام کا تصور آخرت اور اللہ کے سامنے جوابدہی کا تصور بھی انسان کو اپنے خسارہ حقیقی سے بچنے کا ایک اہم عنصر ہے۔ یہی وہ تصور ہے جس کی وجہ سے تقویٰ اور احتیاط کا رویہ پیدا ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں کئی ایک مقامات پر لوگوں کی فکری ناچنگی اور علمی کجی کا باعث اس تصور کا نہ ہونا قرار دیا ہے اور مومن کے متوازن ہونے کا سبب اس کے اسی احساس کو قرار دیا ہے:

﴿وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ كُنَّا أَهْلًا لِلْعَذَابِ﴾ (الفرقان)

”اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہیں کہ ہم پرفرشتے کیوں نہ نازل کیے گئے یا ہم اپنی آنکھ سے اپنے پروردگار کو دیکھ لیں ان لوگوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سخت سرکشی کر لی ہے۔“

اسی تصور سے نابلد قوم تاریخی حقائق سے عبرت حاصل کرنے اور اپنی اصلاح کی بجائے ان سے اعراض کرتی ہے اور ان سے منہ موڑتی ہے کیوں کہ جب انسان اپنے آپ کو شتر بے مہار سمجھنے لگے اور اس کی اعلیٰ اور ارفع قوت کے سامنے جوابدہی کے تصور سے غافل ہو تو انسان میں تکبر و غرور اور سرکشی کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أَمُطِرَتْ مَطَرُ السَّوْءِ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرُونَهَا بَلًا كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا﴾ (الفرقان)

”اور (یہ کیا فکر!) اس بستی پر ہو گزرے ہیں جس پر بری طرح پتھر برسائے گئے تو کیا ان لوگوں نے اس بستی کو نہیں دیکھا بلکہ (اصل میں) یہ لوگ مرکرو بارہ جی اٹھنے کا تصور ہی نہیں رکھتے۔“

قرآن کریم کے مطابق یہ عقیدہ انسانی اخلاق کے لیے بنیاد کا کام دیتا ہے اور اس تصور کے ذریعے انسانی مزاج کو دراصل پختہ کرنا مقصود ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو ذمہ دار محسوس کرے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

حسد کے نقصانات

فرمان نبوی ﷺ: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْخَطَبَ." (ابوداؤد)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔“

دل کی روحانی بیماریوں میں سے ایک بیماری حسد ہے۔ حسد، بغض، عناد، کینہ، نفاق اور لالچ، ایسی چیزیں ہیں جو نقصان کے علاوہ کچھ نہیں دیتیں۔ اسی بنا پر رسول اکرم ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حسد کے بارے میں خاص طور پر فرمایا کہ اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ اس لیے کہ حسد کی وجہ سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔ وہ راکھ کسی کے کام نہیں آتی، اسی طرح حسد کرنے والے کی نیکیاں بھسم ہو جاتی ہیں۔ حسد دل کی بیماری ہے جس کی وجہ سے حسد کرنے والا کسی کی بھلائی یا اس کی خوشی کو برداشت نہیں کرتا بلکہ خواہش کرتا ہے کہ یہ بھلائی اور نعمت اس سے چھین جائے اور مجھ مل جائے۔ بعض لوگ بلا وجہ کسی کی عزت و شہرت کو دیکھ کر اپنے دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں یہ حسد کی ایک شاخ ہے جس میں اکثر لوگ مبتلا ہیں۔

حسد کے مقابلے میں ”ریشک“ ایک عمدہ خصلت ہے، کسی مسلمان بھائی کی عزت و تکریم دیکھ کر خوش ہونا نیکی ہے۔ اسی نوعیت کا حسد (ریشک) کرنے کی رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی ہے فرمایا کہ دو قسم کے لوگوں پر حسد (ریشک) کیا جاسکتا ہے: ایک وہ شخص جو علم حاصل کرتا ہے پھر اس علم کو آگے پھیلا رہا ہے اور دوسرے وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو اپنی ذاتی کاوش خیال نہیں کیا بلکہ اللہ کا فضل سمجھ کر اسے اس کی راہ میں خرچ کیا۔ اس طرح کے دو اشخاص قابل ریشک ہیں۔ کسی کی عزت، دولت اور صحت کو دیکھ کر جل جانا اور دل میں تنگی محسوس کرنا اور یہ خواہش کرنا کہ یہ سب کچھ مجھ مل جائے، ناپسندیدہ فعل ہے۔

اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاہ و حشمت کا طلب گار تباہ ہوا، درہم و دینار کا بندہ تباہ ہوا، کامیاب وہ شخص ہوتا ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دین میں محنت کرے اور اپنے دل کو حسد، بغض، کینہ، لالچ اور عناد سے پاک کر لے، اس لیے کہ حسد کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

قومی مردم شماری کا فیصلہ!

دینی و سیاسی جماعتوں کی زندگی میں جس طرح رکن سازی بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اس لیے وہ مختلف اوقات میں رکن سازی کے لیے بھرپور مہم چلاتی ہیں اور اپنی افرادی قوت کی روشنی میں آئندہ کی سیاسی منصوبہ بندی اور لائحہ عمل مرتب کرتی ہیں۔ اسی طرح حکومتیں مردم شماری صرف آبادی کا اندازہ لگانے کے لیے نہیں کرتیں بلکہ ان کا مقصد افرادی قوت کو ملک کی سماجی، اقتصادی، انتظامی ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے استعمال کرنا بھی ہوتا ہے۔ ایسی معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں جن سے ملک میں بسنے والے لوگوں کی اقتصادی حالت، تعلیمی معیار، ذرائع معاش اور افرادی مصروفیات کا علم ہو سکے اور یہ بھی معلوم ہو سکے کہ آبادی میں بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کی تعداد اور تناسب کیا ہے؟ عورتیں کتنی ہیں اور آبادی میں کس تناسب سے اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں مشترکہ مفادات کونسل کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ملک میں چھٹی مردم شماری مارچ ۲۰۱۶ء میں ہوگی اور اس کے لیے مسلح افواج سے مدد لی جائے گی۔ یہ مردم شماری اٹھارہ سال بعد عمل میں آئے گی۔ حالانکہ آئین پاکستان کے تحت حکومتوں کو ہر دس سال بعد مردم شماری کرانے کا پابند کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ مردم شماری کے کوائف سامنے رکھ کر مستقبل کی معاشی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور لوگوں کی صحت، تعلیم، رہائش اور سفر کی سہولیات پیدا کی جاتی ہیں۔ پانچویں مردم شماری ۱۹۹۸ء میں میاں نواز شریف کی سابق حکومت میں ہوئی تھی اس کے بہت سے انتظامات ہو چکے تھے مگر حکومت کی کوششیں کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکیں۔ خدا کرے اب یہ مرحلہ بغیر خوبی تکمیل کو پہنچ سکے تاکہ ملک کے ضروری کوائف اپ ٹو ڈیٹ میسر آسکیں۔ کیونکہ اٹھارہ سال میں ملک کی آبادی میں خاصہ اضافہ ہوا ہے۔ شہر پھیل چکے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی بستیاں ناؤنوں کی صورت اختیار کر گئی ہیں۔ اس لیے مردم شماری کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ اس وقت نادرا کے پاس ”ب فارم“ کی صورت میں ہر خاندان کے افراد کا ریکارڈ موجود ہے اس سے استفادہ کر کے اس کام کو آسان بنایا جاسکتا ہے۔

یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ وفاقی حکومت قومی و صوبائی اسمبلیوں کی حلقہ بندی کرنے کے لیے آبادی کے اعداد و شمار کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح صوبائی حکومتوں کو لوکل باڈیز کی حلقہ بندی کرنے اور بلدیات کے اراکین کے تعین کے لیے آبادی کے اعداد و شمار کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومت سرکاری آسامیوں کی تقسیم بھی علاقائی آبادی کے مطابق کرتی ہے۔ اضلاع اور تحصیلوں وغیرہ کی تقسیم اور نئے تھانوں کے قیام کا زیادہ انحصار اس علاقے کی آبادی پر ہوتا ہے۔ خوراک کی تقسیم، ذرائع روزگار کی فراہمی، سکولوں اور کالجوں کا قیام، ہسپتالوں اور صحت عامہ کے دوسرے منصوبوں کی تکمیل، مکانات کی تعمیر، بجلی اور پانی کی منصوبہ بندی، ذرائع آمد و رفت اور صنعتوں کی ترقی کے لیے بھی آبادی کو پیش نظر رکھنا ہوتا ہے۔ ایسی صورت حال میں سب اہل وطن کی یہ قومی ذمہ داری ہے کہ وہ مردم شماری کا کوئی کارکن جب آپ کے دروازے پر دستک دے تو آپ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس قومی فرض کو پورا کریں اور مردم شماری کے عملے سے ہر ممکن تعاون کریں۔ اس مقام پر ہم اپنے احباب جماعت سے بھی اپیل کریں گے کہ وہ مردم شماری میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اس میں بھرپور حصہ لیں۔

آخر میں ہم حکومت سے یہ مطالبہ کریں گے کہ وہ ملک سے غیر قانونی قیام پذیر غیر ملکی افراد کو قانونی انداز میں ملک سے باہر نکالنے میں کسی روایتی غفلت کا مظاہرہ نہ کرے اور اب مقررہ وقت پر ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائے۔ اس سے یقیناً ملک و ملت کا بھلا ہوگا۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس
ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 دانش مندی اور اعتیاد..... (حلیہ حرم)
- 8 مطالعہ سیرت..... ضرورت و اہمیت
- 11 امام مالک کے استاد ربیعہ الرأی
- 13 سیرت مبارکہ..... قرآن کے آئینہ میں
- 16 اہل حدیث کی متاع عزیز
- 18 تحریک ختم نبوت: ایک عظیم الشان کارنامہ
- 20 موزع اہل حدیث سے ایک یادگار ملاقات
- 21 امیر محترم کا تنظیمی دورہ گورنر اٹالہ
- 23 ناظم اعلیٰ مرکزیہ کا دورہ برطانیہ
- 25 اخبار الجماد

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل زر منجر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“

چوک اہل حدیث (المعرفہ بتی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525

email: weeklyahlehadith@yahoo.com

پبل اشتراک

- سالانہ 600/- روپے
ششماہی 350/- روپے
بذریعہ دی پی 650/- روپے
بیرونی ممالک سے 6000/- روپے
نی پرچہ 20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المشر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اقتصادی راہداری کو متنازعہ بنانے والے ہوش کے ناخن لیں۔ پروفیسر ساجد میر

کشمیر اور آبی تنازعات کے حل کے بغیر بھارت سے مذاکرات کامیاب نہیں ہو سکتے۔
سعودی عرب کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی ہر کوشش کا مقابلہ کیا جائے گا، مرکزی کابینہ مجلس عاملہ کے اجلاس اور میڈیا کو بریفنگ

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اقتصادی راہداری کو متنازعہ بنانے والے ہوش کے ناخن لیں۔ جان بوجھ کر اسے کالا باغ ٹو بنانے کی کوشش افسوس ناک ہے۔ ایسا کرنے والے ملک کے خیر خواہ نہیں ہیں۔ سعودی عرب کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی ہر کوشش کا مقابلہ کیا جائے گا۔ سعودی عرب کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں، سرزمین حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کرنے کی ہر سازش کا مقابلہ کیا جائے گا۔ اس امر کا اظہار انہوں نے 106 راوی روڈ مرکز میں مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس کے موقع پر پریس بریفنگ دیتے ہوئے کیا۔ جس میں مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے، نائب امیر مولانا عبدالعزیز حنیف، مولانا علی محمد ابوتراب، حاجی عبدالرزاق، حاجی نذیر انصاری، عبدالملک مجاہد، رانا محمد شفیق خاں پسروری، مولانا محمد نعیم بٹ، حافظ عبدالستار حامد، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، ڈاکٹر حماد لکھوی، مولانا عبدالباسط شیخوپوری، مولانا یسین ظفر، پروفیسر سعید احمد کلروی، مولانا حنیف ربانی، قاری عبدالحفیظ، مولانا عبداللہ ثار، مولانا یسین راہی، مولانا خالد محمود ندیم، پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، مولانا فضل الرحمن مدنی، سید عتیق الرحمن شاہ سمیت ملک بھر سے ارکان عاملہ کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ سعودیہ ایران کشیدگی کو ضرورت سے زیادہ اچھالا جا رہا ہے، دہشت گردی کے خلاف بیک آواز ہونا پڑے گا۔ پٹھان کوٹ ایئر بیس حملہ قابل مذمت ہے، تحقیقات میں اگر پاکستانی ملوث ثابت ہوں تو انہیں سزا ملنی چاہیے۔ بھارت سے مذاکرات ضرور ہوں مگر کشمیر اور آبی تنازعات کے حل کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیں بھارت کیساتھ خیر سگالی اور امن کیلئے جوابی پیشرفت کی پالیسی بے شک برقرار رکھنی چاہیے مگر ملکی مفادات پر کوئی حرف نہیں آنے دینا چاہیے۔ بھارت پٹھان کوٹ حملے میں اپنی سکیورٹی کی کمزوریوں کے پس منظر کا خود کھوج لگائے اور اس واقعہ کو خارجہ سیکرٹریوں کے مذاکرات کیساتھ مشروط نہ کرے۔ اگر بھارت اسکے باوجود ہٹ دھرمی برقرار رکھتا ہے تو ہمیں مذاکرات کیلئے کسی بھی حد تک جانے کی کوئی مجبوری لاحق نہیں ہونی چاہیے۔ ہماری سیاسی اور عسکری قیادتوں کو ملکی سلامتی کے معاملہ پر اپنے دشمن کے سامنے کوئی کمزوری دکھانی چاہیے نہ کسی مفاہمت کا سوچنا چاہیے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ دہشت گردوں کے خلاف جنگ آخری مراحل میں ہے۔ پاکستان دہشت گردی کی جنگ میں سب سے زیادہ قربانیاں دے رہا ہے۔ ضرب عضب آپریشن نے دہشت گردوں کی کمر توڑ دی ہے جبکہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت دہشت گردوں کے سہولت کاروں اور ان کے معاونین کا گٹھ جوڑ توڑا جا رہا ہے۔ پاکستان تو پہلے ہی دہشت گردی کے خاتمے کے لیے کمر بستہ ہے۔ خطے کے دیگر ممالک کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ داعش جیسی انسانیت دشمن دہشت گرد تنظیموں کے خاتمے کے لیے ہر ملک کو کردار ادا کرنا چاہیے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت گرفتار دینی شخصیات اور کارکنان کی تفتیش کی مدت مقرر ہونی چاہیے۔ لاپتہ افراد کو سالہا سال تک نامعلوم مقامات پر رکھنا سراسر ناانسانی ہے۔ اجلاس میں اقتصادی راہداری منصوبہ کی مکمل حمایت کی گئی۔ سندھ میں قیام امن کے لیے رینجرز کی خدمات کی تحسین کی گئی، ممتاز مذہبی اسکالر مولانا محمد اسحاق بھٹی، مولانا عبدالحمید ازہر سمیت وفات پانے والے دیگر علماء کی خدمات کا اعتراف کیا گیا اور مرحومین کے لیے مغفرت کی دعا کی گئی۔ اجلاس میں بہت سے فیصلے ہوئے، چند ایک درج ذیل ہیں:

مختلف صوبوں اور اضلاع کی طرف سے پیغام ٹی وی چینل کے لیے متعلقہ ذمہ داران نے فنڈز مہیا کرنے کے وعدے کیے جو کافی حد تک حوصلہ افزا ہیں۔
اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ لاہور کا جو نیا نظم قائم ہوا ہے اسے چھ ماہ کا وقت دیا جاتا ہے۔ اجلاس میں ٹی وی چینل کی کامیابی کے حوالہ سے شرکاء نے قائدین کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ اجلاس میں آزاد کشمیر کے نظم کی توثیق کی گئی۔

شرکاء اجلاس: مندرجہ بالا شرکاء کے علاوہ درج ذیل معزز اراکین بھی اجلاس میں شریک تھے:

مولانا محمد صادق عتیق، پروفیسر محمد حماد لکھوی، پروفیسر محمد ابراہیم طارق، مولانا عبدالرحمن ثاقب، حافظ احمد حسن ورک ایڈوکیٹ، خالد محمود اظہر، قاضی ریاض قدیر، حافظ عبدالحمید عامر، محمد عبداللہ ثار، مولانا عنایت اللہ رحمانی، مولانا محمد یسین راہی، حافظ محمد عمران عریف، زبیر محمود مغل، میاں عبدالغفار، ملک محمد سلیمان، مولانا محمد صدیق بالا کوٹی، حافظ محمد عثمان شاکر، عزیز الرحمن عزیز شیخوپوری، شیخ عتیق الرحمن، مفتی کفایت اللہ شاکر، محمد حسن سمون، محمد رفیق سلفی، قاری سیف اللہ عابد، حافظ آصف مجید، حافظ عطاء الرحمن عامر، حافظ عبدالغفار، حافظ عبدالجید بٹ، میاں محمد راشد، سید عتیق الرحمن شاہ، چوہدری محمد یوسف سلفی، پروفیسر عبدالرحمن شارق، حافظ رانا محمد خلیق خاں پسروری، نجیب اللہ طارق، حافظ اختر علی ارشد، محمد ارشد بیگم کوٹی، ذاکر الرحمن صدیقی، حافظ فیصل افضل شیخ ودیگر اراکین

ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ

Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

دیت کی تقسیم

سوال ہمارے ہاں ایک قتل ہوا قاتل کے عزیز واقارب نے چوبیس لاکھ روپے دیت ادا کرنے پر مقتول کے ورثاء سے صلح کر لی ہے مقتول کے ورثاء میں سے والد والدہ دو حقیقی بھائی اور دو مادری بھائی ہیں دیت کی شرعی تقسیم کیسے ہوگی۔

جواب قتل کے معاملہ میں دیت ان لوگوں نے ادا کرنا ہوتی ہے جو قاتل کے باپ کی طرف سے مرد رشتہ دار ہوتے ہیں جنہیں عاقلہ کہا جاتا ہے۔ پھر وہ دیت مقتول کے ورثاء میں تقسیم کر دی جاتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”دیت کی ادائیگی قاتل کے عصبہ پر ہوتی ہے۔“ (مسلم القسامۃ: ۴۳۹۰) صورت مسئلہ میں چوبیس لاکھ روپیہ کی ادائیگی پر صلح کی گئی ہے اور مقتول کے ورثاء والد والدہ دو حقیقی بھائی اور مادری بھائی ہیں تو محروم ہیں کیونکہ انہیں میت کے کلالہ ہونے کی صورت میں وارث بنایا جاتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ (النساء: ۱۲)

کلالہ وہ ہوتا ہے جس کی اصل یعنی باپ دادا یا فرع یعنی بیٹا وغیرہ نہ ہوں۔ چونکہ باپ زندہ ہے اس لیے مادری بھائی محروم ہیں حقیقی بھائی بھی محروم ہیں کیونکہ باپ کی موجودگی میں انہیں بھی محروم ہونا پڑتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی دوسری آیت میں اس کی صراحت ہے۔ (النساء: ۱۷۶) اب قاتل کی طرف سے ملنے والی دیت کے حقدار صرف والدین ہیں متعدد بھائیوں کی موجودگی میں ماں کو چھٹا حصہ ملتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر مرنے والے کے متعدد بہن بھائی ہیں تو ماں کو چھٹا حصہ ملتا ہے۔“ (النساء: ۱۱)

ماں کو چھٹا حصہ دینے کے بعد باقی پانچ حصے والد کے ہیں سہولت کے پیش نظر دیت یعنی چوبیس لاکھ کے چھ حصے کر لیے جائیں ایک حصہ والدہ کو اور باقی پانچ باپ کو دیے جائیں۔ یعنی چار لاکھ روپیہ والدہ کو اور بیس لاکھ روپیہ والد کو دیا جائے گا۔ مادری بھائی اور حقیقی بھائی محروم ہیں ان کو اس دیت سے کچھ نہیں ملے گا۔ واضح رہے کہ دیت کی رقم کے علاوہ دیگر جائیداد بھی اسی نسبت سے تقسیم ہوگی۔ اس میں کسی قسم کی کمی بیشی جائز نہیں۔ واللہ اعلم!

شادی شدہ زانی کی سزا

سوال قرآن مجید میں بدکاری کرنے والا مرد ہو یا عورت اس کی سزا سو کوڑے ہیں لیکن ہمارے ہاں اہل علم اسے رجم کرنے کا کہتے ہیں۔ رجم کی سزا تو قرآن کی صریح نص کے خلاف ہے۔ براہ کرم اس کے متعلق وضاحت کریں۔

جواب بلاشبہ قرآن میں زنا کی سزائیں الفاظ بیان ہوئی ہے: ”زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔“ (النور: ۲) لیکن رسول اللہ ﷺ نے تخصیص فرمائی ہے کہ مذکورہ قرآنی حکم ان بدکاروں کے لیے ہے جن کی شادی نہیں ہوئی کیونکہ شادی شدہ جوڑے کے لیے رجم کی سزا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا جبکہ انہوں نے زنا کا اعتراف کر لیا تھا: ”اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔“ (مسلم الحدود: ۴۴۲۰) چنانچہ آپ کے مطابق اسے رجم کر دیا گیا۔ (مسلم الحدود: ۴۴۳۱)

قبیلہ جہینہ کی ایک عورت کے متعلق بھی آپ نے رجم کرنے کا حکم دیا تھا جو شادی شدہ تھی اور زنا کی مرتکب ہوئی تھی حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اس کے کپڑے گس کر باندھ دیے گئے پھر اس کے متعلق حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔“ (مسلم الحدود: ۴۴۳۳) اپنے نوکر کے ساتھ بدکاری کرنے والی شادی شدہ عورت کے متعلق بھی رسول اللہ ﷺ کے الفاظ حسب ذیل ہیں: ”انہیں! صبح اس کی بیوی کے پاس جانا اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا۔“ (مسلم الحدود: ۱۳۳۵)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک شادی شدہ عورت کو رجم کی سزا دے کر فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق رجم کیا ہے۔“ (بخاری الحدود: ۶۸۱۲)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ میں منبر پر کھڑے ہو کر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے خطبہ دیا جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر جو نازل فرمایا اس میں رجم کی آیت بھی تھی ہم نے اسے پڑھا یاد کیا اور سمجھا رسول اللہ ﷺ نے رجم کی سزا دی اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کی سزا دی مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر ایک لمبا زمانہ گزر جائے گا تو کوئی کہنے والا کہے گا کہ ہم اللہ کی کتاب پر رجم کا حکم نہیں پاتے تو وہ لوگ ایسے فرض کو ترک کرنے سے گمراہ ہو جائیں گے جسے اللہ نے نازل کیا ہے اور بلاشبہ اللہ کی کتاب میں رجم کا حکم عورتوں اور مردوں میں سے ہر ایک پر برحق ہے جس نے زنا کیا اور وہ شادی شدہ ہو۔“ (مسلم الحدود: ۴۳۱۸)

عورت کا لباس

سوال آج کل لڑکیاں جو لباس زیب تن کرتی ہیں وہ دائیں بائیں طرف سے کھلا ہوتا ہے اور پنڈلی کا کچھ حصہ بھی نگاہ سے نظر آتا ہے ایسے لباس کے متعلق کتاب و سنت کی کیا ہدایات ہیں؟ وضاحت سے لکھیں۔

جواب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عورتیں ایسی لمبی قمیص پہنتی تھیں جو پاؤں کی طرف سے ٹخنوں تک اور ہاتھوں کی طرف سے ہتھیلیوں تک ہوتی تھیں عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ کامل شرم و حیا کا مظاہرہ کرے اور ایسا لباس زیب تن کرے جو اس کے تن بدن کو پوری طرح ڈھانپ لے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ اگر عورت کے پاؤں مردوں کے لباس سے ایک بالشت زیادہ لٹکانے پر تنگ رہتے ہوں تو عورتیں اپنا لباس ایک ساتھ مزید لٹکا لیا کریں اس سے زیادہ نہ لٹکائیں۔“ (ترمذی اللباس: ۱۷۳۱)

اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو پاؤں کی پشت کے سمیت پورے جسم کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیے خاص طور پر جب کھلے مقامات میں نکلے تو پردے کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ اسے چاہیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے درج ذیل فرمان کا مصداق نہ بنے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اہل جنم کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا۔ ایک تو وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دھواں جیسے کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرے ایسی عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوگا اس کے باوجود وہ تنگی ہوں گی۔ مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ان کے سر سختی اونٹوں کی کوبانوں جیسے ہوں گے وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور دراز کی مسافت سے آتی ہو گی۔“ (مسلم اللباس والزیئہ: ۲۱۲۸)

ان احادیث کی بناء پر عورتوں کو ایسا لباس پہننا چاہیے جس سے ان کی پردہ داری مجروح نہ ہو۔ (واللہ اعلم!)

نمازِ عشاء سے پہلے سو جانا

سوال اگر نماز عشاء نیند کی وجہ سے فوت ہو جائے اور صبح کی نماز کے بعد یاد آئے تو اسے فوراً پڑھ لینا چاہیے یا اسے عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھا جائے؟

جواب رسول اللہ ﷺ نے عشاء سے پہلے سونا منع فرمایا ہے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء سے قبل سونے کو ناپسند کرتے تھے۔ (بخاری مراتب الصلوٰۃ: ۵۶۸)

اگر کوئی شخص نماز عشاء سے پہلے سو جاتا ہے اور صبح سے پہلے بیدار نہیں ہوتا تو جب بھی بیدار ہو وہ نماز پڑھ لے۔ اسے اگلی اس جیسی نماز کے وقت تک مؤخر نہیں کرنا چاہیے۔ چاہے وہ کراہت کا وقت ہی کیوں نہ ہو۔ جیسا کہ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نماز سے (پہلے) سو جائے یا وہ نماز پڑھنا بھول جائے تو وہ اسے یاد آنے پر پڑھ لے۔“ (صحیح مسلم مساجد: ۳۱۶)

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔“ (طہ: ۱۴)

بہر حال اگر کوئی نیند کی وجہ سے بروقت نماز نہ پڑھ سکے تو اسے چاہیے کہ جب بھی بیدار ہو تو اسے ادا کر لینا چاہیے۔ اسے دوسری نماز تک کے لیے مزید مؤخر نہ کرے۔ (واللہ اعلم!)



دانش مندی اور احتیاط



جناب محمد ہاشم یزانی / جناب عبدالقیوم عبدالستار — نظروانی — جناب حافظ یوسف سراج — تاریخ — 27 ربیع الاول 1437ھ / 08 جنوری 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

لوگو! مجھے اور آپ کو تقویٰ ہی کی تلقین کی گئی ہے۔ ظاہر اور باطن میں ہر طرح تقویٰ اختیار کرنے کی، جلوت میں بھی اور خلوت میں بھی تقویٰ ہی کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلوں اور بعد والوں کو یہی نصیحت فرمائی ہے۔ ارشاد ہے:

﴿وَيَلْبِسْ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ﴾ (النساء: 131)

”تم سے پہلے جن کو ہم نے کتاب دی تھی انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔“

لوگو! اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو تین عظیم صلاحیتوں سے نوازا ہے، عقل، سماعت اور بینائی۔ فرمایا:

﴿وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا ۖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (النحل)

”اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حالت میں نکالا کہ تم کچھ نہ جانتے تھے، اُس نے تمہیں کان دیے، آنکھیں دیں اور سوچنے والے دل دیے۔“

ہر ابنِ آدم ان نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے، تاہم تمام لوگ ان سے وہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے جس فائدہ کے حصول کے لیے انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ بعض لوگوں کے لیے یہ صلاحیتیں نظر، آگاہی اور ہدایت کا ذریعہ نہیں بنتیں بلکہ وہ ان نعمتوں کے ذریعے بھی گمراہ ہو جاتے ہیں اور شاید پھر گمراہ کرنے بھی لگتے ہیں۔ اس طرح وہ ان صلاحیتوں کے مثبت استعمال، اللہ کو راضی

کرنے والے اور آخرت میں کامیابی و نجات کے ضامن استعمال کی لذت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ فرمانِ الہی ہے:

﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا ۚ وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا ۚ وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ﴾ (الاعراف)

”حقیقت یہی ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں، ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے

داستانوں کے بین السطور اور پوشیدہ امور تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ اس طرح دانشمندی اور احتیاط محض سماعت اور بینائی سے بڑی چیزیں ہیں کیونکہ ہر دیکھنے یا سننے والا دیکھی اور سنی چیز کو نہ مکمل طور پر سمجھتا ہے اور نہ اس سے محتاط رہتا ہے۔ فرمانِ الہی ہے:

﴿فَأَنهَاكَ لَّا تَعْنَى الْأَبْصَارُ وَلَكِن تَعْنَى الْقُلُوبِ الَّتِي فِي الصُّدُورِ﴾ (الحج)

”حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں مگر وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔“

اب چونکہ امتِ اسلامیہ مصیبتوں سے دوچار ہے، بڑھتی ہوئی آفتوں میں گھری ہوئی ہے، آئندہ کی مزید مصیبتیں بھی نظر آ رہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے نہ جانے

کیا لکھ رکھا ہے، چنانچہ ان حالات میں اگر لوگوں کو دانشمندی عطا ہو جائے تو پھر بچاؤ کی توفیق بھی مل جائے گی۔ اس طرح پورا معاشرہ مصیبتوں اور آزمائشوں کے وقت اتحاد و اتفاق کی

دانشمندی اور احتیاط امت کو مضبوط اور محفوظ کرنے کی ضامن ہے۔ اس کے ذریعے امت نرمی اور سختی کے مناسب مواقع بچاؤ اور حملے کا مناسب ترین وقت جانچنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

اہمیت سے آگاہ ہو جائے گا، پھر نقطہ نظر میں اختلافات کو ایک طرف چھوڑ دے گا اور شاید متضاد آراء کے معاملات کو بھی ملتوی کر لے گا کیونکہ بالکل سامنے للکارنے والا خطرہ انتہائی خوفناک ہے اور اسے دور کرنا نہایت ناگزیر ہے۔

مجموعی اعتبار سے ایسی قوم، دانشمند قوم ہے اور ایسا معاشرہ کامیاب معاشرہ ہے جو برائی اور بھلائی میں، دوست اور دشمن میں فرق جان سکے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ہمہ وقت مستعد رہنے کا حکم دیا ہے۔

دانشمندی اور احتیاط امت کو اس کی مصیبتوں کے منتظر دشمنوں اور بدخواہوں کے مقابلے میں مضبوط اور محفوظ کرنے کی ضامن ہے۔ اس کے ذریعے امت نرمی اور سختی کے مناسب مواقع، بچاؤ اور حملے کا مناسب ترین وقت جانچنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ کیونکہ بہر حال،

دیکھتے نہیں ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں، وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھو گئے ہیں۔“

جان رکھو! جن لوگوں کی صلاحیتیں انہیں بھلائی کی طرف نہ لاسکیں وہ واضح خسارے اور ہلاکت میں ہیں۔ ان صلاحیتوں کا درست استعمال یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے انسان کو مکمل دانشمندی اور حالاتِ حاضرہ سے آگاہی حاصل ہو جائے، اس کی سمجھ درست ہو جائے اور وہ توجہ کے ساتھ ہر اس چیز سے بچنے کی کوشش میں لگ جائے جو منطق اور حقیقت پر اثر انداز ہو سکتی ہو۔

کوئی شک نہیں کہ بہتر دانشمند، بہتر انداز میں برائیوں سے بچ سکتا ہے کیونکہ وہ واقعات اور سوانح کی

نرم اور حلیم طبیعت لوگوں کو ضعیف اور بے قیمت بھی سمجھا جا سکتا ہے جبکہ سختی میں ہیبت، رعب اور دبدبہ ہوتا ہے اور بعد از توفیق الہی، اسی میں قوت اور کامیابی ہوتی ہے۔
”تو اگر درست فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو عزم و ہمت بھی اپنا کیونکہ تردد فیصلے کو غلط بنا ڈالتا ہے۔“

اللہ رب العزت نے امت اسلامیہ کو قوت کے تمام تر وسائل اپنانے کا حکم دیا ہے تاکہ وہ گھات لگا کر بیٹھے دشمنوں اور لالچیوں کا ہدف نہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ﴾ (الانفال: 60)

”تم لوگ، جہاں تک تمہارا بس چلے، زیادہ سے زیادہ طاقت اُن کے مقابلہ کے لیے مہیا رکھو۔“
قوت کے تمام تر وسائل اپنانے چاہیں، معاشی، سیاسی، علمی اور معاشرتی کے ساتھ ساتھ فوجی قوت کو بھی

اپنانا چاہیے کیونکہ طاقتور ملک وہی ہے جو دوسروں پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ان اسباب کو اپنانے اور طاقت کے وسائل اختیار کرنے کے بعد دانشمندی اور مستعدی

ہی امت کیلئے اثر انداز ہونے اور اپنا وجود منانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اپنے ان وسائل کے استعمال سے امت ایک ایسا سانچہ بنا سکتی ہے جس سے وہ امن کے زمانے میں اور آزمائشوں کے وقت کے طرز عمل کو جانچ سکے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

”جس طرح تلوار کی جگہ نرمی برتنا ہلاکت خیز ہے، اسی طرح نرمی کی جگہ تلوار کا استعمال بھی تباہ کن ہے۔“

اگر امت اسلامیہ دانشمندی کو اہمیت دے اور اسے اپنی ترجیحات میں شامل کر لے تو یقیناً، یہ آزمائشوں کے مقابلے میں کبھی ناکام نہ ہوگی کیونکہ وہ جان لے گی کہ نظریں اٹھانی کب ہیں اور جھکانی کب ہیں۔ یہ جان لے گی کہ خطروں کو قبل از وقت روکنے کی اہمیت کیا ہے اور کس طرح ان کی بروقت روک تھام، بعد کی تلافی سے بہتر ہے۔
اللہ کے بندو! دانشمند مسلمان معاشرہ وہ ہے جو

داخلی دشمن کو آزاد نہیں چھوڑتا کہ وہ بیرونی دشمنوں سے مل کر مزید قوت بن جائے۔ جی ہاں! اور تاکہ وہ اپنی خود پسندی اور غرور کی وجہ سے اتنا ہی بڑا اندرونی دشمن بن جائے، وہ اختلافات اور لڑائی جھگڑوں کے ذریعے سے مستقل داخلی دشمن بن جائے اور ایسا کتنے لگے کہ وہ بیرونی دشمن کا آلہ کار ہے۔ شریعت اسلامیہ کا یہ حکم ہے کہ جب بیرونی دشمن نظر آجائے اور اس بری نیتیں ظاہر ہو جائیں تو اسے روکنا لازم ہو جاتا ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقَيْتُمْ فِئَةً فَاغْلِبُوا وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (الانفال)

”اے ایمان لانے والو! جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، تو توقع ہے کہ تمہیں کامیابی نصیب ہوگی۔“

دوسرا خطبہ:

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈر جاؤ، آگاہ رہو کہ سب

یہ مملکت اپنے حکمرانوں، علمائے کرام اور عوام کی قوت کے ساتھ اپنے منہج و عقیدے پر قائم ہے۔ انہیں اس پر بجا طور پر فخر ہے۔ اللہ کے فضل و کرم اور مہربانی سے الفت و فساد برپا کرنے والوں کے شور و غل سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچنے والا۔

سے اعلیٰ بات اللہ کی کتاب قرآن مجید کی ہے اور بہترین سیرت و کردار محمد ﷺ کا ہے۔ بدترین امور دین میں نو ایجاد شدہ ہیں اور دین میں ہر نو ایجاد شدہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ وابستہ رہو کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ لُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَفُصِّلْ لَهُ جَهَنَّمُ ۚ وَ سَاءَتْ مَصِيرًا﴾ (النساء)

”مگر جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے، درآں حالیکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو، تو اُس کو ہم اُسی طرف چلائیں گے جدرہ وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔“

اللہ کے بندو! خوب جان لو، (اللہ تمہاری حفاظت فرمائے۔) ارض حجاز کے حاسدین نے اسے اپنی مذموم کارروائیوں کا نشانہ بنا لیا ہے، طمع کرنے والوں نے اس ارض حجاز کی خیر و برکت اور امن و سکون اور حرمین شریفین پر اپنی بری نظریں جمائی ہیں۔

وہ فتنہ و فساد برپا کرنا چاہتے ہیں، وہ ارض حجاز کی اقتصادیات، سیاست اور جغرافیائی حدود کو لپٹائی نظروں سے دیکھ رہے ہیں، درحقیقت وہ سارے علاقے پر اپنا غلبہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس پورے خطے کی خیر و برکات، مقدسات اور دیگر اہم چیزوں کو اپنے قبضے میں کرنا چاہتے ہیں۔ حرمین شریفین کی خدمت و حفاظت اور ان کی وجہ سے ملنے والے شرف کو ہتھیلیا لیتا چاہتے ہیں۔

ان کے دل کبھی مطمئن نہیں ہوئے، حاسدین کی آنکھ پر سکون نہیں ہوئی بلکہ اس نے آگے بڑھ کر بدامنی کے فروغ اور غیر متعلقہ امور میں دخل اندازی شروع کر دی ہے۔ اور اب وہ معصوم لوگوں کے قاتلوں کی حمایت

میں لہجہ رہے ہیں۔ بے گناہ لوگوں کے قتل کو مشغلہ سمجھنے والے حرم میں مکھی کے قتل سے پرہیز کرتے ہیں۔ انہوں نے احسان کا بدلہ ظلم و ستم کے ساتھ، حلم و بردباری کا جہالت کے ساتھ، تحمل و مہلت کا بدلہ حماقت و بے صبری کے ساتھ دیا ہے۔

بلاشبہ بلاد حرمین شریفین، اللہ اس کی حفاظت فرمائے، پوری احتیاط، عزم اور اللہ کی توفیق و قوت کے ساتھ ان چیلنجوں کے سامنے کھڑی ہے۔ یہ مملکت اپنے حکمرانوں، علمائے کرام اور عوام کی قوت کے ساتھ اپنے منہج و عقیدے پر قائم ہے۔ انہیں اس پر بجا طور پر فخر ہے، اللہ کے فضل و کرم اور مہربانی سے فتنہ و فساد برپا کرنے والوں کے شور و غل سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچنے والا، حتیٰ کہ ایک وقت آئے گا کہ گلا پھاڑنے والوں کی آوازیں دم توڑ جائیں گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ هَلْ آمَنْتُمْ عَلَيَّ إِلَّا كَمَا آمَنْتُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاللَّهُ خَبِيرٌ فَحِطًّا ۚ وَ هُوَ أَزْهَمُ الْوُجُوهِينَ﴾ (سوسف)

”باپ نے جواب دیا، کیا میں اُس کے معاملہ میں تم

مطالعہ سیرت

ضرورت اہمیت اور افادیت

جناب پروفیسر محمد یسین ظفر

لا زوال اور صحیح ترین کتاب تو قرآن مجید ہے جس میں انبیاء کی دعوت، اسلوب، نتائج اور انجام سے آگاہ فرمایا گیا اور قصص الانبیاء کا ایک سبق آموز سلسلہ بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چند منتخب انبیاء کا ذکر قرآن حکیم، زبور، تورات اور انجیل میں بھی کیا ہے لیکن تفصیلی تذکرہ سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کا کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ آپ کی سیرت طیبہ جس طرح محفوظ ہے اور اسے بیان کیا گیا، کسی اور کے حصے میں یہ کام نہ آیا۔ دنیا میں آپ واحد شخصیت ہیں جن پر ہزاروں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور قیامت تک لکھی جاتی رہیں گی۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک گوشہ اور شعبہ کو الگ الگ بیان کر دیا گیا ہے جس سے آپ کی مقبولیت اور عالمگیریت کا پتہ چلتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی کمال ہنرمندی سے آپ کی ایک ایک ادا کو نہ صرف نوٹ کیا بلکہ

ربیع الاول کا چاند طلوع ہوتے ہی ملک بھر کی فضا میں عجیب ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔ جگہ جگہ سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر کانفرنسیں، سیمینار اور محفلیں شروع ہو جاتی ہیں۔ خاص کر میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں صرف محافل یا جلسے ہی نہیں بلکہ بھرپور جلوس اور چراغاں کا وسیع انتظام ہوتا ہے اور یہ سلسلہ پورا مہینہ جاری رہتا ہے۔ اس اہتمام کے پس منظر میں جذبہ محبت کا فرما ہوتا ہے۔ عوام اس خوبصورت جذبے کے اظہار کے لیے اپنا من پسند طریقہ اختیار کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی جگہ نعت خوانی تو کسی جگہ توالی اور محفل سماع، کسی جگہ ڈھول کی تھاپ پر رقص تو کسی جگہ پیکروں پر فلمی گیت نشر ہو رہے ہوتے ہیں۔ لاعلمی اور غیر شعوری طور پر محبت کے اظہار کے لیے ایسے ذرائع اختیار کیے جاتے ہیں جو شرعاً ناپسندیدہ اور غیر

مناسب ہیں۔ اس کی حقیقی وجہ سیرت النبی ﷺ سے عدم واقفیت ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اگر سیرت الرسول ﷺ سے آگاہی ہوتی تو غیر پسندیدہ رویے کبھی اختیار نہ کیے جاتے۔

سیرت طیبہ کے مطالعہ سے ہم آپ ﷺ کی محبت میں گویا موجود ہوتے ہیں اور دل کی آنکھ سے آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ اب جو شخص بھی یہ چاہتا ہے کہ آپ کی زیارت سے بہرہ مند ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پوری کوشش محبت اور لگن سے سیرت کا مطالعہ کرے۔

آئندہ نسلوں تک پوری دیانت داری اور سچائی کے ساتھ بیان کر دیا۔ لہذا آپ کی سیرت طیبہ صحیح ترین ذریعہ سے ہم تک منتقل ہو گئی۔ آپ بحیثیت پیغمبر، داعی حق، بطور حاکم، منصف، قائد، تاجر، امام، خطیب، مفتی، باپ، خاوند انسان کامل کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اگرچہ ہم ظاہری آنکھوں سے آپ کی زیارت سے محروم ہیں۔ لیکن سیرت طیبہ کے مطالعہ سے ہم آپ کی صحبت میں گویا موجود ہوتے ہیں اور دل کی آنکھ سے آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ اب جو شخص بھی یہ چاہتا ہے کہ آپ کی زیارت سے بہرہ مند ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پوری کوشش محبت اور لگن سے سیرت کا مطالعہ کرے۔

سیرت النبی ﷺ کو پڑھنے سے چند اہم فوائد

یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ دنیا میں جتنے بھی بڑے لوگ اور شخصیات ہوئیں انہوں نے اپنی سوانح حیات کو مرتب کیا۔ جس میں اپنی خوبیاں، حسن کارکردگی اور زندگی میں کامیابیوں اور ناکامیوں کی داستانیں اور ذاتی مشاہدات و تجربات قلم بند کیے تاکہ لوگ ان سے آگاہ ہوں۔ بلکہ بعض نامور لوگوں نے اپنی سوانح حیات مرتب کرنے کے لیے قلم کاروں کو بھاری معاوضے بھی دیئے۔ جبکہ ان کی زندگیاں نامکمل ادھوری، گناہ آلودہ اور ظلم سے بھری ہوئی ہیں۔ ایسی صورت میں سب سے زیادہ حق دار نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس ہے کہ ان کی سیرت کا ایک ایک پہلو اجاگر کیا جائے، گھر گھر اس کی تشریح کی جائے اور قدم قدم پر آپ کی سیرت پر عمل کیا جائے۔ سیرت کی

حاصل ہوتے ہیں جن کا اختصار کے ساتھ یہاں تذکرہ کرتے ہیں۔

① سیرت النبی ﷺ کا وہ حصہ ہمارے لیے قابل عمل ہے جو باوثوق اور مستند ذرائع سے منقول ہو۔ اگر یہ صحیح ثابت ہو جائے تو اس کی پیروی کا حکم ہے۔ یہی دین اسلام کا اصل و اصول ہے۔ قرآن حکیم میں سابقہ انبیاء کرام کے حالات و واقعات ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا گیا: ﴿وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نَبِّئُكَ بِهِ فَوَاكِدْ وَجْاعَكَ فِي هَذِهِ الْحَقِّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ گویا انبیاء کرام کے حالات محض آگاہی کے لیے نہیں بلکہ یہ باتیں زندگی میں اختیار کرنے کے لیے ہیں۔ سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ نے 19 انبیاء کرام کے ذکر کے بعد نبی رحمت ﷺ کو ان کی پیروی اور اقتداء کا حکم دیا۔ ارشاد فرمایا: ﴿أَوَلَيْكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدْهُمْ ائْتَدِهِ﴾ اس کی روشنی میں ہمیں یہ درس اور سبق ملتا ہے کہ ہم سیرت کا مطالعہ عمل کے لیے کریں۔ اس لیے کہ سیرت سے ہی ہمیں صحیح رہنمائی ملتی ہے۔

② سیرت کے مطالعہ کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ ﷺ نے شریعت کے ایک ایک حکم پر کس طرح عمل کیا اور ہم یہ بات جان سکیں کہ شرعی احکامات ناقابل عمل نہیں ہیں یا بشری طاقت

سے زیادہ ہیں۔ قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ﴾ آپ کی زندگی قرآن حکیم کی عملی تصویر تھی۔ ام المومنین سیدہ طاہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب بعض صحابہ نے یہ دریافت کیا کہ آپ کا اخلاق کیسا تھا تو انہوں نے فرمایا: [عن سعد بن هشام بن عامر قال: اتيت عائشة رضي الله عنها فقلت يا ام المومنين اخبرني بخلق رسول الله ﷺ قالت: كان خلقه القرآن اما تقرأ القرآن قول الله عز وجل: وانك لعلی خلق عظیم] سعید بن ہشام بن عامر فرماتے ہیں کہ میں سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کے اخلاق حسنہ عادات مبارکہ تو قرآن ہے۔ کیا تم قرآن حکیم نہیں پڑھتے؟ ”بیشک آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔“ معلوم ہوا کہ قرآن حکیم پر عمل دراصل آپ کے اخلاق عالیہ کی پیروی ہے۔

⑤ جتنی بڑی شخصیت اتنی بڑی آزمائش ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں انبیاء کرام کے واقعات سے بخوبی یہ بات واضح ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی، حضرت یعقوب علیہ السلام کا آزمایا جانا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون نے مقابلے میں استقامت اور نبی اسرائیل کی آزادی کے لیے جدوجہد ہمارے لیے سبق آموز ہے۔ خصوصاً پیغمبر اسلام کی حیات مبارکہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ مشرکین مکہ نے کیسی آزمائشوں میں ڈالا۔ تین سال شعب ابی طالب میں محصور رہے۔ طائف کا سفر اور وہاں کے سرداروں کی بدسلوکی، ہجرت کا سفر، بدر جہنم کے معرکے، فتح خیبر و مکہ، سفر تبوک کا منفرد واقعہ آپ کے

شعاعیں روم و فارس تک پھیل گئیں اور اس دعوت دین نے عالمی سطح پر اپنے آپ کو منوالیا۔ سیرت کا مطالعہ کم از کم ایک داعی اسلام اور مبلغ کو یہ سبق ضرور دیتا ہے کہ اگر پر خلوص کوشش کی جائے تو اسلام کی خصوصیات بہت جلد لوگوں کو متاثر کر دیتی ہیں۔ اور کم وقت میں زیادہ نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ مقبول اور غیر مقبول اعمال میں سب سے بڑا میزان ہے۔ دائیں بائیں جھانکنے کی ضرورت نہیں۔ ہم جو کچھ دین کے نام پر نیکی سمجھ کر کرتے ہیں اس کی قبولیت اور عدم قبولیت کے لیے بہترین ترازو نبی رحمت علیہ السلام کی سیرت مبارکہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے جو چیز سیرت سے موافقت کرے وہ قبول ہے اور جو موافقت نہ کرے وہ مردود ہے۔ اس ضمن میں خطیب بغدادی نے سفیان بن عیینہ کا قول اپنی کتاب کے مقدمہ میں نقل کیا ہے جو بہت ہی جامع ہے۔ فرماتے ہیں: [ان رسول اللہ ﷺ هو المیزان الاکبر، فعليه تعرض الاشياء على خلقه وسيرته وهديه، فما وافقها فهو

بدقسمتی سے ہم اپنی ضروری اور غیر ضروری خواہشات کی تکمیل کے لیے لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں لیکن کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ سیرت النبی ﷺ پر کتابیں خرید کر گھر میں لائیں۔ خود پڑھیں اور بچوں کو بھی اس کا عادی بنائیں۔

الحق، وما خالفها فهو الباطل] اس صورت میں اس میزان سے صرف وہی شخص آگاہ ہوگا۔ جو سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتا ہوگا جس نے کبھی اس سے آگاہی کی کوشش نہیں کی وہ کس طرح اچھے برے کھرے اور کھوٹے کی پہچان کر پائے گا۔ ہم لوگ اکثر یہ شکایت کرتے ہیں کہ علماء فرقہ واریت پھیلاتے ہیں اور نئے نئے مسائل بیان کرتے ہوں۔ دراصل یہ اس وقت ہی ممکن ہے جب اس کے مقتدی جاہل مطلق ہوں۔ اگر لوگ سیرت کا کم از کم مطالعہ کر لیں تو کسی عالم کو یہ جرأت نہیں کہ وہ انہیں گمراہ کر سکے۔ ہماری سیرت النبی ﷺ سے عدم دلچسپی کا نتیجہ ہے جو فرقہ واریت کی شکل میں

ان حادثات کا سامنا کیا۔ اللہ تعالیٰ پر غیر متزلزل ایمان اور یقین کامل نصرت الہی کی نوید دیتا ہے۔ سیرت کے مطالعہ سے کم از کم ایک عام مسلمان کے دل میں حوصلہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ بھی کسی مشکل وقت میں صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور اسی سے مدد طلب کرے تو اس کے لیے کشادگی پیدا ہو سکتی ہے۔ سیرت کے ذریعے عقیدہ توحید کی درستی اور پختہ ایمان میسر آتا ہے۔

⑥ سیرت کا مطالعہ ہمیں اسلام کی عظمت اور اسکی عالمگیریت سے آگاہ کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صرف 23 سال کے قلیل عرصہ میں انقلابی اقدام اٹھائے۔ جزیہ عرب سے دعوت اسلام کی

بھگت رہے ہیں۔ سیرت طیبہ سے باخبر آدمی کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ موجودہ محبت کے اظہار کے طریقوں سے بھی پردہ اٹھ جائے گا۔

بدقسمتی سے ہم اپنی ضروری اور غیر ضروری خواہشات کی تکمیل کے لیے لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں لیکن کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ سیرت النبی ﷺ پر کتابیں خرید کر گھر میں لائیں۔ خود پڑھیں اور بچوں کو بھی اس کا عادی بنائیں۔

⑦ سیرت مبارکہ کا مطالعہ قرآن فہمی کا بھی ذریعہ ہے۔ کیونکہ بہت ساری آیات کے اسباب نزول میں پیش آمدہ واقعات آپ کو سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہونگے۔ مثلاً تیمم کا حکم کب اور کس طرح نازل ہوا۔ اس کے پس منظر میں جو واقعہ ہوا اس کی تفصیل کتب سیرت میں موجود ہے اور بہت سارے واقعات موجود ہیں۔

⑧ سیرت کا مطالعہ دراصل نبی کریم ﷺ سے محبت کا ذریعہ ہے۔ جو مسلمان بھی آپ ﷺ کو محبوب سمجھتا ہے اس کی خواہش ہوگی کہ آپ کی ہر ہر ادا کو جان سکے اور اس کا واحد ذریعہ سیرت طیبہ کا مطالعہ ہی ہے۔ اس ضمن میں ثمامہ بن اثال کا واقعہ بہت ایمان افروز ہے۔ ایک جنگ میں یہ گرفتار ہوئے تو مسجد نبوی میں لاکر ستون سے باندھ دیئے گئے۔ ان کی بنیادی ضرورتوں کا پورا خیال رکھا گیا۔ وقت پر کھانا

پینا اور آرام وغیرہ: آپ ﷺ آتے جاتے ان کی خیریت دریافت کرتے لیکن ثمامہ بڑی تنگی سے جواب دیتا: [ان تقتل تقتل ذا دم، وان تنعم تنعم علی شاکر، وان کنت تربد المال فسئل منه ما شئت] [بخاری] یہاں تک کہ تین دن بعد بھی یہی گفتگو ہوئی تو آپ نے انہیں رہا کرنے کا حکم دیا۔ لیکن ثمامہ پر آپ کے اخلاق حسنہ کا اثر ہو چکا تھا۔ قریبی باغ میں گیا اور غسل کیا کپڑے پاک کیے اور واپس آکر مسلمان ہو گیا۔ ثمامہ نے براہ راست آپ کے اخلاق کریمہ کو دیکھا۔ آپ کا بہترین رویہ، حسن سلوک اور انداز گفتگو کو ملاحظہ کیا جو اسلام قبول کرنے کا ذریعہ بنا۔ یہ صحیح ہے کہ ہم

اس وقت براہ راست آپ کو دیکھ نہیں سکتے لیکن کتب سیرت کے ذریعے تو جان سکتے ہیں۔ آپ کی عادات اور طرز زندگی سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی محبت کا تقاضا بھی ہے۔

① نبی کریم ﷺ پر ہمارا ایمان بالغیب ہے۔ اس ایمان میں اس وقت مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب ہم آپ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں اور ایمان افروز واقعات سنتے ہیں۔ خصوصاً غزوات میں آپ کی بنفس نفیس شرکت، دشمنان اسلام کے ساتھ بھی نرم رویہ اور حسن سلوک، بچوں، عورتوں، بزرگوں کے ساتھ محبت و شفقت اور ہمدردی کا اظہار۔ صلہ رحمی، خیر خواہی، ایثار و قربانی جیسے اوصاف حمید کے حامل شخصیت کی زندگی یقیناً ایمان میں اضافے کا ذریعہ ہے اور یہ تمام باتیں سیرت مبارکہ سے معلوم ہوتی ہیں۔

② اگر کوئی مسلمان مکمل دین کی معرفت حاصل کرنا چاہے تو سیرت کے مطالعہ کو معمول بنالے۔ اس میں عقیدہ توحید و رسالت، عبادات اور اخلاقیات سب مل جاتا ہے۔ یہی دین، یہی وہ راستہ ہے جو آپ ﷺ اور آپ کے پیروکار اختیار کرتے ہیں۔ فرمایا [قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني]

③ سیرت نگاروں نے ہماری سہولت کے لیے رسول کریم ﷺ کی زندگی کے ایک ایک لمحے کو محفوظ کر دیا ہے۔ آپ بحیثیت پیغمبر، آپ بحیثیت داعی، آپ بحیثیت معلم، آپ بحیثیت مربی، آپ بحیثیت خاوند، آپ بحیثیت باپ، آپ بحیثیت قائد، آپ بحیثیت جرنیل، سپہ سالار، حکمران غرضیکہ زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں کہ جس کی تفصیل کتب کی شکل میں موجود نہ ہو۔ آپ اس بات کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ ممتاز دانشور اور صاحب علم و فضل پروفیسر عبد الجبار شاہ رحمہ اللہ کی ذاتی لائبریری ”بیت الحکمت“ کے نام سے ملتان روڈ بالمقابل منصورہ لاہور میں موجود ہے۔ جس میں صرف سیرت النبی ﷺ پر چھ ہزار سے زائد کتب موجود ہیں جن سے اہل علم فائدہ

اٹھا رہے ہیں۔ غرضیکہ اگر کوئی شخص سیرت پر کتابیں حاصل کرنا چاہے تو کتب خانے سیرت کی کتب سے بھری بڑی ہیں۔ بآسانی مطلوب کتابیں مل سکتی ہیں۔ لہذا ہم سب کو سیرت النبی ﷺ کا بھر پور مطالعہ کرنا چاہیے اور یہی طریقہ ہمیں راہ راست پر لانے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں مسلمان بنائے۔ نبی کریم کی سیرت طیبہ کو پڑھنے اور اس کے ذریعے حقیقی محبت اجاگر فرمائے۔ آمین۔

بیتہ امام مالکؒ کے استاد ربیعہ الرأی

ہے۔ “بیوی کہہ رہی ہے: ”ہاں، یہ آپ ہی کا بیٹا اور لخت جگر ہے۔“ تھوڑی دیر سنانے کے بعد اور حال احوال دریافت کرنے کے بعد فروغ نے اپنی بیوی سے کہا: ”تمہیں یاد ہے کہ میں تمہیں سفر پر جانے سے پہلے کچھ مال دے گیا تھا وہ کدھر ہے اور کہاں خرچ کیا ہے؟“ ان کی بیوی کہنے لگی: ”میں نے اس مال کو ایک محفوظ مقام پر دفن کر رکھا ہے کچھ دنوں کے بعد نکالوں گی۔“ ادھر ربیعہ مسجد کی طرف چل دیے اور اپنے حلقہ درس میں مشغول ہو گئے۔ اس درس میں امام مالک، حسن بن زید، ابن علی اللہبی، مساحقی اور مدینہ منورہ کے اشراف کے علاوہ بہت سارے علماء اور عوام شامل تھے۔ درس جاری تھا۔

کچھ دیر کے بعد ربیعہ کی والدہ نے اپنے خاوند سے کہا: ”جائیے مسجد رسول میں نماز ادا کر آئیے۔“ چنانچہ فروغ مسجد میں آئے، نماز ادا کی، ایک طرف دیکھا کہ حلقہ درس میں بڑے بڑے علماء بیٹھے ہیں اور ایک نوجوان انہیں درس دے رہا ہے۔ فروغ اس حلقہ کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور نوجوان کو دیکھنا شروع کیا۔ اس روز ربیعہ نے خلاف معمول سر کو زیادہ ڈھانپا ہوا تھا، ٹوپی اس طرح اوڑھے ہوئے تھے کہ چہرہ نظر نہیں آتا تھا۔ ان کے والد فروغ کو شک سا گزرا کہ کہیں یہ میرا بیٹا ربیعہ تو نہیں۔ انہوں نے تصدیق کے لیے حلقہ درس میں بیٹھے ایک شخص سے پوچھا: ”یہ نوجوان جو درس دے رہا ہے، کون ہے؟“ اس نے کہا: ”یہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن ہیں۔“ یہ سن کر فروغ کو اس قدر خوشی ہوئی کہ جو بیان سے باہر ہے۔ فروغ کہنے لگے: ”الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے میرے

بیٹے کو یہ مرتبہ اور مقام دیا ہے۔“ خوشی خوشی گھر واپس آئے۔ آ کر بیوی سے کہنے لگے: ”میں نے تمہارے بیٹے کو ایسے مقام و مرتبے پر فائز دیکھا ہے جہاں بہت کم اہل علم پہنچ پاتے ہیں۔“ ربیعہ کی والدہ بولی: ”سچ بتائیں“ آپ کو تیس ہزار دینار محبوب ہیں یا اپنے بیٹے کا علمی مقام اور مرتبہ؟“ فروغ بولے: ”علم کے مقابلے میں درہم و دینار کی کیا حیثیت ہے؟ دنیا و آخرت میں اصل مقام اور مرتبہ تو علم کا اور علم والوں کا ہے۔“ بیوی کہنے لگی: ”پھر میں نے سارا مال آپ کے بیٹے کی تربیت اور تحصیل علم پر خرچ کر دیا ہے۔“ فروغ کہنے لگے: [قَوْلَ اللَّهِ مَا ضَعُفَتْهُ] ”اللہ کی قسم! تم نے اس مال کو ضائع نہیں کیا۔“

ربیعہ الرأی بہت متقی، مخلص اور وسیع علم رکھنے والے عالم تھے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: ایک دفعہ ربیعہ رو رہے تھے کہ کسی نے پوچھ لیا: آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟ فرمانے لگے: ربیاء کا خوف اور خفیہ شہوت کا خوف مجھے رونے پر مجبور کر رہا ہے۔ لوگ علماء کے پاس اس طرح ہوتے ہیں جس طرح بچے ماں کی گود میں ہوتے ہیں۔ وہ انہیں جس بات کا حکم دیتے ہیں، لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اور جس چیز سے منع کرتے ہیں اس سے رک جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں علماء کے اندر ربیاء اور کبر پیدا ہونے کا بہت اندیشہ ہوتا ہے۔

آپ کے اقوال زریں میں سے یہ قول بھی ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: علم ہر قسم کی فضیلت حاصل کرنے کا بہت مؤثر ذریعہ ہے۔

ربیعہ ایک دفعہ خلیفہ کی ملاقات کے لیے گئے۔ خلیفہ نے ان کی خدمت میں ایک لونڈی کا تحفہ پیش کرنا چاہا مگر ربیعہ نے لینے سے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے کہا: ٹھیک ہے میں آپ کو پانچ ہزار دینار دے دیتا ہوں آپ اپنی پسند کی چیز خرید لیں۔ ربیعہ نے یہ رقم لینے سے بھی انکار کر دیا۔

عبد الرحمن بن زید بن اسلم کہتے ہیں: ربیعہ جب اپنی جوانی کو پہنچے تو وہ بہت زیادہ عبادت کیا کرتے تھے۔ ابتدائی ایام میں بہت زیادہ نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، ذکر واذکار کرتے اور ہر قسم کی عبادات کی کثرت کرتے۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ ان کی توجہ علماء و فقہاء کی مجالس کی طرف ہوئی۔ وہ ان سے علم حاصل کرتے رہے حتیٰ کہ مدینہ کے بہت بڑے فقیہ بن گئے۔

علامہ ذہبیؒ نے ابن سعد کے حوالے سے لکھا ہے کہ ربیعہ الرأی کا انتقال مدینہ منورہ میں 136 ہجری میں ہوا۔

امام مالکؒ کے استاذ

ربیعہ الرای

تحریک جناب مولانا عبدالملک مجاہد

مسجد نبوی میں عہد رسالت مآب ﷺ ہی سے علمی حلقے قائم چلے آ رہے تھے۔ صفحہ کا چوتراہ اسلام کی پہلی یونیورسٹی تھی۔ اصحاب صفہ اس عظیم درس گاہ کے طلبہ تھے۔ یہاں سے تعلیم حاصل کر نیوالے وہ عظیم صحابہ تھے جنہوں نے پوری دنیا میں پھیل چا دی۔ مسجد نبوی کے علمی حلقات سے استفادہ کرنے والی شخصیات میں بڑے بڑے کماڈر علماء، محدثین اور فقہاء شامل تھے۔ ایک وقت تھا کہ مسجد نبوی میں چار بڑے اور مشہور اماموں میں سے ایک امام مالک کا بڑا شہرہ تھا۔ ہر طرف ان کے علم و دانش کا سکھ چلتا تھا۔ آج ہم جس عظیم شخصیت کے بارے میں پڑھنے جا رہے ہیں وہ انہی امام مالک رحمہ اللہ کے گرامی قدر استاذ تھے۔ امام مالک کے بارے میں ایک جملہ پڑھنے کے بعد ہم آگے بڑھیں گے۔ مدینہ منورہ میں اس زمانے میں یہ جملہ ضرب الشل

فاروق رحمہ اللہ اور سیدنا عثمان ذوالنورین رحمہ اللہ کے دور خلافت میں جب مسلمانوں کا سیل رواں ہر طرف پیش قدمی کر رہا تھا، اس عظیم قائد نے خراسان اور سجستان کو فتح کیا۔ ربیع کے ساتھ جہاں دیگر بہادر شہسوار مجاہدین تھے وہیں ان کا نہایت بہادر اور وفادار غلام ”فروخ“ بھی شریک جہاد تھا۔ اس دور میں تیر اور تلوار کی لڑائی ہوتی تھی۔ جب لڑائی ہوتی تو بہادر اپنی ذاتی ہمت، طاقت اور بہادری سے دشمن کا مقابلہ کرتے۔ فتح و شکست کا انحصار بڑی حد تک اللہ کی مدد کے بعد فوج کی ثابت قدمی اور اس کے شہسواروں کی کارکردگی پر منحصر ہوتا تھا۔ فوج میں ثابت قدم رہنے والے ساتھیوں کی خوب قدر اور حوصلہ افزائی کی جاتی تھی۔ فتح ہوتی تو ایسے بہادروں کو خصوصی انعامات سے نوازا جاتا۔ دشمن کے مقابلہ میں ڈٹ جانے والا ”فروخ“ مسلسل

مسجد نبوی کے علمی حلقات سے استفادہ کرنے والی شخصیات میں بڑے بڑے کماڈر علماء، محدثین اور فقہاء شامل تھے۔ انہی میں سے ایک امام مالک کا بڑا شہرہ تھا۔ ہر طرف ان کے علم و دانش کا سکھ چلتا تھا۔

تھا کہ لَكَيْفَ يُفْتَنِي وَمَالِكُ بْنُ الْمَدِينَةِ۔ ”جب امام مالک مدینہ منورہ میں موجود ہوں تو ان کی موجودگی میں کوئی دوسرا عالم فتویٰ کیسے دے سکتا ہے؟“ پھر اتنی بڑی شخصیت کے استاذ

کے علم و فضل کا کیا کہنا؟ امام مالک کے اساتذہ میں سے ایک استاذ محترم کا نام ربیعہ الرای تھا۔ یہ اپنے وقت کے بہت بڑے تابعی، محدث اور فقیہ تھے۔

مدینہ طیبہ کی ہر دور میں بعض منفرد خصوصیات رہی ہیں۔ مسجد نبوی سے بڑے بڑے لشکر شام کی طرف روانہ کیے گئے۔ اسے فتح کرنے کے بعد ان کا رخ ایران کی طرف ہوا۔ ایران سے یہ لوگ افغانستان اور پھر وہاں سے سرقند و بخارا کی طرف بڑھے۔ وہاں سے آگے ان کا رخ دریائے سیحون کے اس پار تھا جسے اس دور میں بلاد ماوراء النھر کہا جاتا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ کے ایک صحابی سیدنا ربیع بن زیاد الحارثی مجاہدین کے عظیم لشکر کے ساتھ ان علاقوں کو فتح کرنے میں مصروف تھے۔ سیدنا عمر

کا میابیاں حاصل کر رہا تھا۔ اس کے آقا ربیع بن زیاد جنہیں صحابی رسول ﷺ ہونے کا شرف حاصل تھا، اپنے غلام کی غیر معمولی بہادری اور شجاعت سے بہت متاثر تھے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے اس غلام کی کامیابیوں پر اسے بہت عمدہ تحفہ پیش کریں گے۔ ایک دن جب بہادروں کو نقد انعامات اور غنیمت میں سے حصہ عطا کیا جا رہا تھا ”فروخ“ کو بھی ”ربیع بن زیاد“ نے ایک ایسا شاندار تحفہ دیا کہ اس سے بہتر کوئی تحفہ ان کے لیے ہو نہیں سکتا تھا۔ انہوں نے اپنے اس وفادار غلام کو آزادی کا تحفہ عطا کر دیا۔ اس زمانے میں کسی غلام کو اپنے آقا کی غلامی سے آزادی مل جانا معمولی بات نہ تھی۔ فروخ کو جب غلامی سے نجات ملی تو اس نے اپنا سر بارگاہ الہی میں

جھکا دیا۔ وہ روتے ہوئے اپنے رب کا اس بہت بڑے انعام پر شکر ادا کر رہا تھا۔ فروخ کافی عرصہ سے محاذ جنگ پر تھا۔ مدینہ طیبہ میں اس کی کوئی برادری یا قبیلہ تو نہیں تھا؛ تاہم اس مقدس شہر کے ساتھ اس کو جذباتی عقیدت تھی۔ ایک دن اس نے حساب لگایا کہ مال غنیمت میں سے اسے اس وقت تک جو حصہ ملا تھا، اس کی تعداد آٹھس ہزار دینار سے کہیں زیادہ تھی۔ ابھی تک اس کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ اس نے سوچا کہ اب مجھے واپس مدینہ جانا چاہیے۔ غلامی سے آزادی ملنے کے بعد اب مجھے اپنا گھر خریدنا اور کسی اچھی سی نیک خاتون سے شادی بھی کر لینی چاہیے۔

فروخ نے کماڈر انجیف سے مدینہ جانے کی اجازت طلب کی، غنیمت میں سے ملنے والا مال فروخت کیا، کثیر تعداد میں درہم و دینار ساتھ لیے اور مدینہ طیبہ کی طرف چل دیا۔ یہ ایک لمبا سفر تھا جسے طے کر کے وہ مدینہ پہنچا۔ یہاں آ کر فروخ نے اپنا گھر خریدا اور اچھی بیوی کی تلاش شروع کر دی۔ جلد ہی فروخ کی شادی ”سہیلہ“ نامی خاتون سے ہو جاتی ہے۔ سہیلہ نہایت سمجھ دار اور ذہین و فطین ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے خوب ڈرنے والی تھی۔ فروخ مالی طور پر بڑا خوشحال تھا۔ شادی کے ابتدائی

ایام بڑے خوبصورت اور عمدہ ماحول میں گزر رہے تھے۔ میاں بیوی میں خوب محبت تھی۔ تھوڑا ہی وقت گزرا کہ سہیلہ نے فروخ کو یہ خوشخبری سنائی کہ وہ بچے کا باپ بننے والا ہے۔ فروخ کو یہ سن کر بے حد خوش ہوئی۔ وہ

دونوں ننھے منے بچے کا بے چینی سے انتظار کرنے لگے۔ ایک دن فروخ مسجد نبوی میں تھا کہ اس نے کسی عالم کی جہاد کے حوالے سے بہت مؤثر گفتگو سنی۔ سرحدوں پر جہاد جاری تھا۔ وہاں ایک ایک شخص کی ضرورت تھی۔ امام اور خطیب صاحب نے اپنے وعظ میں جہاد فی سبیل اللہ کی فطیلت پر روشنی ڈالی تو فروخ کا جذبہ جہاد عود کر آیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ مجھے فوراً جہاد کے لیے روانہ ہو جانا چاہیے۔ گھر آیا تو سہیلہ سے کہنے لگا: بی بی! میرے سفر کی تیاری شروع کر دو میں نے فوراً محاذ جنگ پر روانہ ہونا ہے۔ سہیلہ نے کہا: آپ کو تو نومولود کی بڑی خوشی تھی، آپ اس کی آمد کا انتظار کیوں نہیں کر لیتے۔ فروخ کہنے لگا: مجھے فرض پکار رہا ہے۔ میں جلد از جلد حدود کی طرف نکل رہا

ارادہ کیا۔ بیوی بچے سے ملاقات کا شوق انہیں کشاں کشاں مدینہ طیبہ لے آیا۔

وہ اس شان سے مدینہ میں داخل ہوئے کہ گھوڑے پر سوار ہاتھ میں نیزہ پکڑے ہوئے گھر کے دروازے پر پہنچے۔ نیزے سے دروازے کو دھکا دیا اور گھوڑے سمیت گھر کی دہلیز پار کر لی۔ آگے بڑھے تو ایک نوجوان نے ان کا راستہ روک کر کہا: اواللہ کے دشمن! تم کون ہو اور بغیر اجازت کیسے میرے گھر میں داخل ہو رہے ہو؟ فروخ کہنے لگے: اللہ کا دشمن میں نہیں تم ہو کہ میرے گھر میں میری بیوی کے پاس ٹھہرے ہوئے ہو؟ گھوڑے سے کودے اور نوجوان کا گریبان پکڑ لیا۔ شور سن کر ہمسائے بھی جمع ہو گئے۔ وہ پوچھ رہے تھے: ارے میاں! تم کون ہو؟ اور کہاں سے آئے ہو؟ کسی نے جا کر ساری بات امام مالک کو بتلا دی۔ مدینہ کے دیگر علماء کو خبر ہوئی تو وہ بھی نوجوان کی مدد کرنے کے لیے ربیعہ کے گھر پہنچ گئے۔

ربیعہ کہہ رہے تھے: میں تمہیں لازمًا گورنر کے پاس لے کر جاؤں گا۔ تم نے بلا اجازت میرے گھر میں داخل ہونے کی جرات کیسے کی؟ فروخ بھی کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! میرا تمہارا فیصلہ اب گورنر کے پاس ہی ہوگا۔ تم میری بیوی کے پاس ٹھہرے ہوئے ہو۔ شور شرابہ بڑھتا چلا گیا۔ فروخ کا غصہ کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔

اتنے میں امام مالک رضی اللہ عنہ بھی پہنچ گئے، لوگ ان کے احترام میں ادھر ادھر ہو گئے۔ وہ آگے بڑھے اور بڑے میاں سے کہا: ”یہ گھر یقیناً تمہارا نہیں، تمہارا کوئی اور گھر ہوگا۔“ فروخ کہنے لگے: ”نہیں، یہ میرا گھر ہے اور میرا نام فروخ ہے۔“ اتنی دیر میں ان کی بیوی نے اپنے خاوند کی آواز پہچان لی اور اندر سے نکل آئیں۔ انہوں نے کہا: ”ارے! یہ تو میرے خاوند محترم ہیں اور یہ ربیعہ ان کا بیٹا ہے۔ جب یہ جہاد پر گئے تھے تو ربیعہ ان کے جانے سے چند مہینے بعد پیدا ہوا تھا۔ انہوں نے تو اپنا بیٹا دیکھا بھی نہیں تھا۔“ اب جب دونوں کو معلوم ہوا کہ وہ باپ بیٹا ہیں تو ایک دوسرے کو گلے لگا لیا اور ملاقات کی خوشی میں بے اختیار رونے لگے۔

فروخ گھر کے اندر گئے، بیٹھے، بار بار بیوی سے پوچھ رہے ہیں: ”یہ میرا بیٹا ہے؟ ارے! یہ تو نوجوان ہو گیا

تا بعین سے کثرت سے سوال و جواب ہوتے۔ وہ خود بھی اس نوجوان سائل پر خصوصی توجہ دیتے۔ ایک دن آیا کہ وہ اہل مدینہ کے بڑے علماء میں شامل ہو جاتے ہیں۔

ربیعہ کی والدہ سہیلہ اپنے خاوند کے انتظار میں رہتی تھیں، مگر ان کا کوئی پتہ نہ چل سکا کہ آیا وہ شہید ہو چکے ہیں یا دشمنوں کی قید میں ہیں؟! محاذ جنگ سے جو بھی قافلہ آتا، سہیلہ اور ربیعہ ان سے فروخ کے بارے میں ضرور پوچھتے، مگر انہیں کوئی بھی تسلی بخش جواب نہ ملتا۔ مدینہ شریف میں ربیعہ علم کی بلند یوں پر پہنچ رہے تھے۔ نہایت چھوٹی عمر ہی میں وہ علم کے اس درجے تک پہنچ گئے جہاں لوگ شاذ و نادر ہی پہنچتے تھے۔ ایک دن ایسا آیا کہ انہوں نے خود پڑھانا شروع کر دیا۔ بڑی بڑی عظیم شخصیات ان کے حلقہ درس میں بیٹھنے لگیں جن میں امام مالک رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ پھر وہ وقت بھی آیا جب انہیں اللہ کے رسول ﷺ کے مصلے پر کھڑا ہونے اور امامت کروانے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ ان کی والدہ نے اپنے بیٹے کی تربیت پر دل کھول کر مال خرچ کیا تھا۔ ایک دن اس نے دیکھا کہ اس کا خاوند تیس ہزار دینار کی جو رقم چھوڑ گیا تھا، وہ

بڑی بڑی عظیم شخصیات ان کے حلقہ درس میں بیٹھنے لگیں جن میں امام مالک رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ پھر وہ وقت بھی آیا جب انہیں اللہ کے رسول ﷺ کے مصلے پر کھڑا ہونے اور امامت کروانے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

بیٹے کی تعلیم و تربیت پر خرچ ہو چکی ہے۔ ربیعہ کے لیے مدینہ الرسول میں بے حد عزت و احترام تھا۔ سہیلہ ایک طرف دیکھتی کہ ربیعہ پر تیس ہزار دینار کی خیر رقم خرچ ہو چکی ہے مگر دوسری طرف وہ یہ دیکھ کر خوش ہو جاتی کہ بیٹا بھی ہیرا نکلا تھا۔ اتنا بڑا عالم اور فقیہ کہ لوگ ان پر ناز کرتے تھے۔ ادھر اسے یہ بھی خوف تھا کہ اگر فروخ نے آ کر تیس ہزار دینار کا حساب طلب کر لیا تو وہ اسے کیا جواب دے گی۔ فروخ جب جہاد پر گئے تو ایسے مصروف ہوئے کہ جہاد کا سلسلہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ خلافت راشدہ کے بعد بنو امیہ کی حکومت شروع ہوئی۔ یہ دور اسلامی فتوحات کا دور تھا۔ ایک کے بعد دوسرا شہر فتح کرتے ہوئے انہیں وقت گزرنے کا پتہ ہی نہ چلا۔ ہوتے ہوتے 27 برس گزر گئے۔ بالآخر وہ دن آ پہنچا کہ جب انہوں نے گھر جانے کا

ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میں داد شجاعت دوں۔ اللہ کے کلمے کو بلند کرتا ہوا اللہ کی راہ میں شہادت کا رتبہ پا جاؤں۔ جہاں تک نومولود کا سوال ہے تو میں تمہیں تیس ہزار دینار دے کر جا رہا ہوں۔ تم اس مبلغ کو اپنے اور نومولود پر خرچ کرنا، جو باقی بچ جائے اسے سنبھال کر رکھنا، اگر میں جہاد سے زندہ سلامت واپس لوٹ آیا تو مجھے حساب دے دینا۔

قارئین کرام! آپ کو فروخ کا یہ عزم ذرا عجیب سا لگ رہا ہوگا کہ گھر میں بچے کی ولادت ہونے والی ہے اور انہیں جہاد کا شوق گھر سے نکال کر میدان جنگ کی طرف لے جا رہا ہے۔ دراصل یہ دین اسلام ایسے ہی کچھ مخلص اور بے غرض لوگوں کی وجہ سے ہم تک پہنچا ہے۔ انہیں اپنے ذاتی کاروبار، گھربار اور اہل و عیال کی اس قدر فکر نہ ہوتی تھی جس قدر اسلام کی عظمت اور اس کی ترقی و عروج کی فکر ہوتی تھی۔

فروخ ہر چیز بھول کر، جلد ہی فرض کی ادائیگی کے لیے سرحدوں کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہاں جہاد میں مصروف ہو گیا۔ ادھر مدینہ طیبہ میں چند ماہ بعد فروخ کے گھر میں

سہیلہ نے ایک چاند سے بیٹے کو جنم دیا جس کا نام ربیعہ رکھا گیا۔ سہیلہ کے پاس گھر کے اخراجات کے لیے خاصی بڑی رقم موجود تھی۔ ادھر اللہ نے خوبصورت بیٹا بھی عطا فرمادیا تھا، وہ دل

و جان سے اپنے بیٹے کی پرورش کرنے لگی۔ ربیعہ بڑا ہوا تو اسے مسجد نبوی میں قرآن پڑھانے کے لیے بھیجنا شروع کر دیا۔ خاوند گھر پر نہ تھا اس لیے گھر میں کوئی خاص ذمہ داری نہ تھی۔ سہیلہ نے اپنے بیٹے پر خوب توجہ دی۔ اس کی عمدہ تربیت اور اسے زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے اپنا چین اور سکھ قربان کر دیا۔

ربیعہ بھی نہایت ذہین و فطین نکلا۔ وہ خوبصورت تو تھا ہی، مگر اسے علم حاصل کرنے کا غیر معمولی شوق تھا۔ وہ صبح و شام مسجد نبوی میں علم حاصل کرتا چلا گیا۔ اس زمانے میں حدیث کے علم پر خوب توجہ دی جاتی تھی۔ تابعین کی بڑی تعداد مدینہ طیبہ میں موجود تھی۔ قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد اس نے سنت رسول ﷺ کو حفظ کرنا شروع کیا اور پھر ربیعہ کی توجہ فقہی علوم کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔

سیرت مبارکہ... قرآن کے آئینہ میں

تحریر: جناب مولانا میاں محمد مجاہد

يَعْلَمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١﴾ (البقرة)

”اسی طرح ہم نے تمہارے درمیان تمہیں میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیات تمہارے سامنے پڑھتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت اور وہ کچھ سکھاتا ہے جسے تم نہیں جانتے تھے۔“

آپ کے حوصلے کو خراجِ تحسین سے نوازا گیا:

﴿فَمَا رَحِمَهُ مِنَ اللَّهِ لَئِنْ لَمْ يَأْتِ لَمْ يَكُنْ فَظًا عَلَيْهِ الْقَلْبُ لَا تَقْضُوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوَهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿٢﴾﴾ (ال عمران)

”آپ اللہ کی رحمت سے ان کے لیے نرم مزاج ہوئے اگر آپ ترش رو اور سخت دل ہوتے تو یہ آپ سے بھاگ جاتے۔ پس آپ ان سے درگزر فرمائیں اور ان کے لیے استغفار کریں اور کام میں ان کے ساتھ مشورہ کیا کریں۔ جب آپ کا ارادہ پختہ ہو جائے تو ”اللہ“ پر بھروسہ کریں۔ یقیناً ”اللہ“ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

آپ کے عظیم اخلاق کا تذکرہ:

﴿وَالْقَالِمُ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿١﴾ مَا أَنْتَ بِمُعْجِزٍ لَّهُمْ وَلَئِنْ لَمْ يَنْفَعُكَ لَعَلَّ خُلُقِي عَظِيمٌ ﴿٢﴾﴾ (ال قدر)

”نہ۔ قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جسے لکھنے والے لکھ رہے ہیں! آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہو اور یقیناً آپ کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں اور بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔“

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١﴾﴾ (التوبة)

”بلاشبہ تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول آیا ہے اے تمہارا مشقت میں پڑنا بہت شاق گزرتا ہے، تمہاری بھلائی کے بارے میں بہت طبع رکھنے والا ہے، ایمان والوں پر بہت شفقت کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔“

اللَّهُ يَسِّرُ الْيُسْرَى ﴿١﴾ (الاحزاب)

”اے نبی کی بیوی! تم میں سے جس کسی نے فحش حرکت کا ارتکاب کیا اُسے دوہرا عذاب دیا جائے گا۔ سزا بنا اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔“

﴿وَإِذْ كُنْ مَا يَمِثُّ فِي بَيْوتِكُنَّ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿١﴾﴾ (الاحزاب)

”جو تمہارے گھروں میں ”اللہ“ کی آیات اور حکمت کی باتیں سنائی جاتی ہیں، ان کو یاد رکھا کرو یقیناً اللہ باریک بین اور ہر چیز سے باخبر ہے۔“

آپ کی بعثت کا اعلان:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿١﴾﴾ (جمعة)

”وہی ہے جس نے اُن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہیں ”اللہ“ کی آیات سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اور اس سے پہلے لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔“

﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿١﴾﴾ (ال عمران)

”یقیناً ”اللہ“ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا ہے کہ انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ بلاشبہ اس سے پہلے لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔“

﴿كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيَكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ

آپ ﷺ کی بعثت کے بارے میں انبیاء کرام سے عہد:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَتَنْصُرُوهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَ أَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿١﴾﴾ (ال عمران)

”جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت عطا فرماؤں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہاری شریعتوں کی تصدیق کرنے والا ہو تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا تم پر لازم ہوگا۔ فرمایا کہ کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا کہ گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہی دیتا ہوں۔“

آپ کے قبیلے اور خاندان کا ذکر:

﴿لَا يُلْفِ قُرَيْشٌ الْفَهْمَ رَحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ قُلَيْعَبْدُ وَارَبَ هَذَا الْبَيْتِ ﴿١﴾﴾ (قدیس)

”قریش مانوس کر دیئے جاؤں اور گرمی کے سفروں سے۔ انہیں اس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیے۔“

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِئِبِهِنَّ ﴿١﴾﴾ (الاحزاب: 59)

”اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے فرما دیجیے کہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں۔“

﴿يُنَسِّئُ النَّبِيُّ مَنْ يَاتُ مِنْكُمْ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ يُضَعَّفُ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَ كَانَ ذَٰلِكَ عَلَىٰ

سیرت و کردار کا ذکر:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ (الاحزاب)

”حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے اللہ کے رسول کی زندگی بہترین نمونہ ہے، بشرطیکہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت کے بارے میں امید رکھتا ہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والا ہو۔“

آپ کا منصب:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ (الفتح)

”اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔“

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (سبا)

”اور اے نبی! ہم نے آپ کو لوگوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (النساء)

”اے نبی! ہم نے آپ کو دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَأَمَّا مَنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَاتَّبَعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (الاعراف)

”فرما دیں اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ اللہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جو زندہ کرتا اور مارتا ہے پس اللہ اور اس کے نبی امی پر ایمان لاؤ جو اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔“

ختم نبوت:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن

رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (الاحزاب)

”لوگو! محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔“

آپ کا احترام:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْصُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَانْفُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (الحجرات)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور خوب جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آواز نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ نبی کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو، جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال غارت ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔“

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾ (الحجرات)

”اے نبی! جو لوگ آپ کو آپ کے حجروں کے باہر پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔“

﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور)

”مسلمانو! رسول کو اس طرح نہ بلایا کرو جس طرح ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ اللہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں ایک دوسرے کا بہانہ بنا کر چپکے سے نکل جاتے ہیں۔ رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔“

آپ کی اطاعت:

﴿مَن يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَن تَوَلَّى فِتْنًا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا﴾ (النساء)

”جو رسول کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو اس بات سے منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔“

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ (ال عمران)

”فرما دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ فرما دیجیے! کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔“

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد)

”اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔“

آپ کی دعوت:

﴿فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (محمد: 19)

”پس اے نبی! اچھی طرح جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِي﴾ (الأنبياء)

”ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجے ان کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو تم میری ہی بندگی کرو۔“

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَأَمَّا مَنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَاتَّبَعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (الاعراف)

”کہہ دیجیے! اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ وہ اللہ جس کے لیے

ہے۔ تاکہ اللہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادے اور آپ پر اپنی نعمت کی تکمیل کرے اور آپ کو سیدھا راستہ دکھائے۔“

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ يُوَادُّهُمْ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (المجادلة)

”تم کبھی یہ نہیں پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے۔ چاہے وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے ہوں، یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان پختہ کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا فرما کر انہیں ایک طاقت عطا کر دی ہے۔ وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے، یہ اللہ کی جماعت ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہونے والی ہے۔“

حرمین کانفرنس

10 دسمبر 2015ء بروز جمعرات پہلی سالانہ صدائے حرمین کانفرنس جامعہ فاطمہ الزہراء للبنات الہ آباد ضلع قصور میں منعقد ہوئی جس میں عصر کی نماز کے بعد علامہ زبیر احمد ظہیر اور قاری محمد یعقوب شیخ نے خطابات فرمائے اور مغرب کی نماز کے بعد درس حدیث قاری صہیب احمد میر محمدی نے ارشاد فرمایا۔ عشاء کی نماز کے بعد سردار عبدالستار ندیم قاری محمد خالد مجاہد اور پروفیسر عبدالرزاق ساجد نے خطابات فرمائے۔ مجموعی لحاظ سے پروگرام اچھا رہا۔ فارغ التحصیل ہونے والی 10 طالبات کو سند فراغت دی گئی۔ پروگرام میں ڈاکٹر عظیم الدین لکھوی خصوصی طور پر تشریف لائے۔
منجانب: حافظ محمد شہباز شاکر، ناظم جامعہ ہذا

”اے نبی! ان کے سامنے اعلان فرمادیں کہ اے جاہلو! تم مجھے اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی کرنے کے لیے کہتے ہو۔ حالانکہ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے انبیاء کی طرف یہی وحی بھیجی گئی کہ اگر تو نے شرک کیا تو تمہارے عمل ضائع ہو جائیں گے اور تم نقصان پانے والوں میں ہو جاؤ گے۔“

دنیا میں آپ اور آپ کے اصحاب کی کامیابی:

﴿كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ (المجادلة)

”اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے یقیناً اللہ طاقت ور اور غالب رہنے والا ہے۔“

﴿يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ (المصف)

”یہ لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اللہ کا فیصلہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کے لیے یہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے دوسرے ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔“

﴿وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۖ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۖ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ إِنَّكَ كَانَ تَوَّابًا﴾ (النصر)

”جب اللہ کی مدد آجائے اور فتح نصیب ہو جائے۔ اور اے نبی! آپ دیکھ لیں کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو، بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔“

﴿وَإِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۖ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ۖ وَيَتَعَزَّزَ بِعِزَّتِهِ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا﴾ (الفتح)

”اے نبی! ہم نے آپ کو واضح فتح عطا فرمادی

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے زندہ کرتا اور مارتا ہے پس اللہ اور اس کے نبی امی پر ایمان لاؤ۔“

صرف ایک ”رب“ کی عبادت کرو، غیروں کی عبادت نہ کرو:

﴿قُلْ أَغْيَرِ اللَّهُ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعَمُ ۖ وَلَا يُطْعَمُ ۚ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُتَّبِعِينَ﴾ (الانعام)

”کہہ دیجیے کیا میں اللہ کے سوا جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے کسی اور کو پناہ دگار بناؤں؟ حالانکہ وہ کھلاتا ہے اور اسے کھلایا نہیں جاتا۔ کہہ دو بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا شخص بنوں جو فرماں بردار بنا اور آپ شریک بنانے والوں سے ہرگز نہ ہوں۔“

﴿قُلْ أَغْيَرِ اللَّهُ أَنْبِيَ رَّبًّا ۖ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ﴾ (الانعام)

”کہہ دیجیے کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں، حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور کوئی نفس جو بھی کمائی کرتا ہے اسی پر اسکا بوجھ ہوگا اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، پھر تمہارے رب ہی کی طرف تمہارا لوٹ کر جانا ہے وہ تمہیں بتائے گا جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔“

﴿قَالَ أَغْيَرِ اللَّهُ أَنْبِيَئِكُمُ إِلَهًا ۚ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْغَالِبِينَ﴾ (الاعراف)

”کہا کیا میں اللہ کے سوا تمہارے لیے کوئی معبود تلاش کروں؟ حالانکہ اس نے تمہیں جہانوں پر فضیلت بخشی ہے۔“

﴿قُلْ أَغْيَرِ اللَّهُ تَأْمُرُونِي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ۖ وَ لَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ۖ لَيْسَ أَشْرَكَكَ لِيَجْبَلَ عَمَلُكَ وَلِتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الزمر)

اہل حدیث کی متلح عزیز

مدرسہ اہل حدیث

تحریر: جناب مولانا محمد یوسف انور

متعارف ہوئے۔ ہم ”شبان اہل حدیث“ کے نوجوان بیس بچپس رفقاء کانفرنس کے انتظامات پنڈال اور اسٹیج وغیرہ کی آرائش اور ترتیب و تزئین میں مصروف تھے۔ انتظامی امور میں مولانا غزنوی نے ہمیں بہت سی ہدایات دیں۔ علماء کے قیام و طعام اور عام و خاص کی رہائش دکھانے کے سلسلہ میں کئی ایک اصلاحات و ہدایات فرمائیں۔

بھٹی صاحب کو ہم شبان اہل حدیث کی تبلیغی سرگرمیوں اور تقاضی کارگزاروں کی روئیداد ”الاعتصام“ کے لیے بھجواتے رہتے تھے۔ وہ ان کی جلی سرخیوں اور بڑے صحافتی سلیقے سے شائع کرتے اور بذریعہ خط و کتابت حوصلہ افزائی بھی فرماتے۔ چند سال بعد بھٹی صاحب نے داڑھی بڑھالی اور علمائے کرام کے ساتھ ان کی نشست و برخاست اور گفتگو میں مولوی پن کچھ اجاگر ہوا جبکہ وہ جلیل القدر علماء سے فیض یاب اور درس نظامی کے فارغ التحصیل بھی تھے۔ یہاں ایک لطیفہ یاد آیا جو خود بھٹی صاحب نے سنایا کہ ایک مرتبہ مجھے مولانا محمد حنیف ندوی اس دور کے نامی گرامی صحافی اور شاعر مولانا عبدالمجید سالک کے دفتر لے گئے۔ انہیں ”الاعتصام“ کا تازہ شمارہ دیا اور میرے بارے میں کہا کہ یہ اس کے ایڈیٹر محمد اسحاق

بھٹی صاحب نے مزید بتایا کہ ”چمنستان حدیث“ میں جن موجودین علماء کے متعلق نہیں لکھ سکا ان کے بارے میں ”بوستان حدیث“ میں لکھ چکا ہوں جس کا مسودہ تیار ہے ان کی اس بندہ عاجز کے ساتھ محبت اور دیرینہ گہرا تعلق تھا کہ ”چمنستان حدیث“ میں مستقل باب کی صورت میں میرا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

اڑھائی تین ماہ قبل جب انہیں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں استقبالیہ دیا گیا اور ان کی خدمات جلیلہ پر ایوارڈ پیش کیا گیا تو ان سے یہ آخری بالمشافہ ملاقات تھی انہوں نے خوش کن خطاب فرمایا جس سے طلبہ و اساتذہ اور شرکائے تقریب خوب محظوظ ہوئے۔ اس موقع پر ان کی تازہ ضخیم تصنیف ”چمنستان حدیث“ کی رونمائی کی گئی۔

بھٹی صاحب سے پہلی ملاقات ۵۴ء اپریل کے

ہمارے جگری دوست اور مسلک اہل حدیث کی متاع عزیز مولانا محمد اسحاق بھٹی ۲۲ دسمبر کی صبح قریباً ۹۰ برس کی عمر میں ایک دو روز علالت کے بعد قضائے الہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

۱۴ دسمبر سوموار کی شب ان سے فون پر بات ہوئی سردی کی شدت کی وجہ سے ان کی طبیعت اور خیریت دریافت کی تو فرمانے لگے کہ مولانا عبداللہ گورداسپوری مرحوم آج کل سردیوں میں کہا کرتے تھے کہ بچے اور بوڑھے اس موسم میں رضائی کا مال ہوتے ہیں۔ ہم دونوں نے تہقہ لگائے۔ ان کی ہشاش بشاش گفتگو اور معمول کے مطابق لطائف بھری باتوں سے مجھے حوصلہ ہوا کہ بھٹی صاحب نے ماشاء اللہ اپنے اوپر بڑھاپا غالب نہیں ہونے دیا مگر وہ ”گذرگئی گذران“ میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

”میری عمر کا یہ آخری دور ہے۔

بچپن گیا، جوانی گئی، کہولت کا دور

بیت گیا، اب بڑھاپا اپنا سفر تیزی

سے طے کر رہا ہے۔ یہ بھی ختم

ہونے والا ہے جب پہلے دور نہ

رہے جو اس سے کہیں مضبوط تھے تو یہ کمزور اور لڑکھڑاتا دور کب تک رہے گا؟“

فون پر پندرہ بیس منٹ ان سے گپ شپ ربیٰ میں دو تین ہفتوں بعد اکثر انہیں فون کر لیتا تھا، کبھی وہ یاد فرما لیتے تھے اور بعض اوقات ہمارے مشترکہ عزیز دوست مولانا رمضان یوسف سلفی کی معرفت دعا و سلام ہو جایا کرتی تھی۔ بھٹی صاحب مجھے کہنے لگے کہ ”اہل حدیث“ کے ایک پچھلے شمارہ میں آپ کا مضمون ”غزنوی چشمہ فیض“ پڑھ کر ارادہ کر لیا ہے کہ جس طرح روپڑی خاندان پر کتاب لکھی ہے اسی طرح غزنوی خاندان پر بھی مستقل کتاب لکھوں گا۔ میرے پاس اس موضوع پر کافی مواد موجود ہے لیکن ﴿وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ﴾

ان کی تحریروں کی روانی، شگفتگی اور مختلف ادوار کے حالات و ظروف میں علمائے اسلاف کی علمی و تدریسی تگ و تاز اور ان کٹھن راہوں میں مشکلات و مصائب اور طویل ترین اسفار کا مستند تذکار کرنے میں کمال قلم چلایا ہے۔

بھٹی ہیں۔ سالک صاحب نے الاعتصام اٹھایا اور مذاق کہا کہ یہ تو ہوا الاعتصام اور میری داڑھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہوئی ”جبل اللہ“ یاد رہے کہ مولانا عبدالمجید سالک داڑھی مونچھ کے بغیر

تھے ہم نے کئی بار انہیں مشاعروں میں سنا۔ بلکہ مشاعروں کی صدارت بھی وہی کیا کرتے تھے۔

دراصل مخلص دوست زندگی کا قیمتی اثاثہ ہوتا ہے اور اس کی اس جہان سے رخصتی نہ صرف قلب و ذہن کو ہمیشہ کے لیے مغموم کر دیتی ہے بلکہ یادوں کی ایک بھاری گھڑی بھی ذہن پر لا دیتی ہے جس سے چھٹکارا حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ بھٹی صاحب کی کس کس خدمت ادبی و صحافتی، علمی و سیاسی نگارشات کا تذکرہ کیا جائے ان کی بہت بڑی دینی خدمت ”فقہائے ہند“ کئی جلدوں میں مشتمل ہے۔ برصغیر ہند و پاک کے بلند مرتبہ علماء و صلحاء کی سیرت و سوانح پر نصف صدی کے قریب ضخیم معلومات تصنیف کیں جن کو ایک مرتبہ پڑھنا شروع کریں تو آخر

آغاز میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سالانہ کانفرنس منعقدہ دھوبی گھاٹ فیصل آباد میں ہوئی تھی جس کی صدارت مولانا سید محمد اسماعیل غزنوی نے فرمائی تھی۔ مولانا سید محمد داود غزنوی (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث) ان کا معمول تھا کہ کسی بڑے پروگرام میں شرکت کے لیے وہ ایک روز پہلے تشریف لے آتے تھے۔ خاص طور پر مرکزی کانفرنسوں میں ان کا یہی انداز تھا۔ چنانچہ مولانا غزنوی کانفرنس سے ایک روز قبل شام کے وقت فیصل آباد تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ ایڈیٹر ”الاعتصام“ مولانا محمد اسحاق بھٹی بھی تھے جن کی اس زمانے میں بھرپور جوانی تھی۔ ابوالکلامی داڑھی مونچھ اور کرتا پاجامہ کے اوپر سیاہ واسکت میں ملبوس بھٹی صاحب

تک پڑھے بغیر طبیعت سیراب نہیں ہوتی۔ ان کی تحریروں کی روانی، شگفتگی اور مختلف ادوار کے حالات و ظروف میں علمائے اسلاف کی علمی و تدریسی تگ و تاز اور ان کٹھن راہوں میں مشکلات و مصائب اور طویل ترین اسفار کا مستند کار کرنے میں کمال قلم چلایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمعیت احیاء التراث الاسلامی کویت کی طرف سے ایک بڑے علمی و دینی اور رفاہی اجتماع میں بھی صاحب کو ”مورخ اہل حدیث“ کے خطاب سے نوازتے ہوئے ایک یادگار شیلڈ عنایت کی اس کام میں ہمارے فاضل دوست مولانا عارف جاوید محمدی کی کاوش کا خاص طور پر قابل ستائش ہے۔

بھی صاحب نے نوخیز علماء اور اہل حدیث کی نئی نسل کے لیے اپنے اسلاف کی محنتوں اور دینی جدوجہد کی تنظیمی کارگزاریوں سے آگاہی کا بہت سامواد اپنی گراں قدر تصانیف میں جمع فرما دیا ہے۔ ہمارے اکابر اور اسلاف نے دعوت و ارشاد کے سلسلہ کی جو مذہبی و سیاسی جماعتیں قائم کیں اور بڑی بڑی برصغیر کی تحریکوں میں سر فہرست اور سرفروشانہ کردار ادا کیا ان کی تفصیلات و کوائف کو دلچسپ اور خوبصورت پیرائے میں حوالہ قرطاس کیا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی ان فضیلت مآب شخصیات کے کردار و سوانح کو بھی تحریر میں لایا گیا ہے گویا بھی صاحب نے شاعر کی زبان میں اپنا مطمح نظر یوں بنالیا تھا ہم پرورش لوح و قلم کرتے رہیں گے جو دل پہ گذرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

ہمارے ممدوح مرحوم بھی صاحب اگرچہ علمی خاندان سے تعلق نہیں رکھتے تھے لیکن ان کے آباؤ اجداد میں دینی صالحیت اور زہد و تقویٰ نمایاں تھا۔ بھی صاحب کو بچپن سے مطالعہ کا شوق تھا جو انہیں لڑکپن ہی میں ”مرکز الاسلام لکھوئے“ لے آیا۔ یہ مسلک اہل حدیث کا قدیمی اور قرآن و سنت کی تعلیمات کا گہوارہ تھا جہاں انہیں مولانا محمد علی لکھویؒ مولانا عطاء اللہ حنیف اور مولانا عطاء اللہ لکھوی جیسے اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ جن کی تعلیم و تربیت اور مولانا محی الدین لکھوی و مولانا معین الدین لکھوی جیسے ہم سبق کی رفاقت نے انہیں کندن بنا دیا۔ یہاں تحصیل علم کے بعد تدریسی خدمات بھی کیں۔ بعض سیاسی تحریکوں میں حصہ لینے کی بنا پر قید و بند کی صعوبتیں بھی

برداشت کیں۔ یہاں تک کہ تقسیم ملک کے موقع پر دیگر مہاجرین کی طرح بے سروسامانی کی کیفیات میں لاہور آ گئے۔

لاہور میں بقول بھی صاحب نئی منزل اور نئی راہیں آتی گئیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی تشکیل پر حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل سلفی کی صحبت و برکات اور رہنمائی میں مرکزی دفتر کے ناظم دفتر بھی رہے اور پھر نیم سرکاری ادارہ ثقافت اسلامیہ سے بھی منسلک رہے۔ یہاں مولانا محمد حنیف ندوی جیسے بلند مرتبہ اور علمی دنیا کی اونچی شخصیات کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے ان کی صلاحیتیں کہاں سے کہاں تک بڑھتی رہیں اس کا اندازہ ان کی تصانیف اور نگارشات سے ہوتا ہے۔ اس زمانے میں روزنامہ ”امروز“ بڑا مقبول اخبار تھا جس میں ہر دوسرے تیسرے روز بھی صاحب کے علمی وادبی اور سیاسی کالم ہم پڑھتے تھے۔

۶۵ء کی جنگ کے دنوں میں ریڈیو پر حضرت سید ابوبکر غزنوی اور مکرم مولانا محمد اسحاق بھی کی تقریروں کو عوام میں بڑی پذیرائی حاصل رہی۔ ”الاعتصام“ کے اس دور کے پر جوش اور جہادی سپرٹ ابھارنے والے ادارے اسی طرح ملکی تحریکوں پر تبصروں اور مسلکی تبلیغ پر مشتمل ادارتی تحریریں ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہیں۔

بلاشبہ بھی صاحب اردو زبان وادب کے ایک صاحب طرز ادیب اور خاص اسلوب نگارش کی حامل شخصیت تھے۔ ان کے قلم سے کافی مقدار میں تاریخی و تحقیقی کتابیں اور بے شمار مقالات زیور طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ انہوں نے ایک دفعہ کسی بات سے ناراض ہو کر ”الاعتصام“ کو چھوڑ کر اپنا ایک جریدہ سہ روزہ ”منہاج“ کے نام سے نکالا ان دنوں وہ اور ہمارے دوست قاضی محمد اسلم سیف میرے غریب خانہ پر تشریف لائے اور ”منہاج“ کی اشاعت بڑھانے اور خریدار لگانے کے لیے توجہ دلائی۔ دو تین روز ہمارے ہاں ان کے قیام کے دوران شہر میں بیس تیس خریدار بنا کر دیئے۔ لیکن چند ماہ بعد منہاج چلا اور دوبارہ ”الاعتصام“ میں آ گئے اور بعدہ کچھ مدت ”اہل حدیث“ کے مدیر اعلیٰ بھی رہے۔

مجھے ان کے ساتھ ”اہل حدیث“ کے ادارتی عملہ

میں شامل ہو کر کام کرنے کی سعادت حاصل رہی۔ اس دوران کئی جماعتی نشیب و فراز آئے مگر ان کی محبتوں اور خوشگوار ملاقاتوں میں کوئی فرق نہ آیا۔

مولانا محمد اسحاق بھی یارانہ بھانے اور دوستوں کی خوشیوں غمیوں میں شامل ہونے کے لیے تصنیفی مصروفیات میں سے وقت نکال لیتے۔ فیصل آباد میں ان کے ہم عمر اور بے تکلف دوستوں کا ایک مجمع تھا جن میں مولانا محمد اسحاق چیمہ، مولانا محمد صدیق، مولانا عبید اللہ احرار اور قاضی محمد اسلم سیف خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ وہ جب بھی لاہور سے اپنے گاؤں منصور پور ڈھیسیاں (جڑانوالہ) آتے تو فیصل آباد ان دوستوں کو ملنے کے لیے اکٹرا آتے، مولانا عبید اللہ احرار کی دکان پر یا مولانا محمد اسحاق چیمہ کی دکان پر محفلیں برپا ہوتیں۔ لطائف و ظرائف ہوتے، جماعتی سیاسیات اور ملکی احوال زیر بحث رہتے اور علوم اثریہ میں علمی اجلاس ہوتے جن میں مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا عطاء اللہ حنیف اور بھی صاحب لازماً شریک ہوتے۔ اب نہ وہ علمی شخصیات ہیں اور نہ وہ ماحول ہے بس نفسا نفسی کا دور ہے۔

بھی صاحب کے دنیا سے جانے کے بعد اب تو بالکل ہی اداسی کا سماں ہے۔ آغا شورش کاشمیری کی زبان میں۔

الہی وہ صورتیں اب کہاں بستی ہیں جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں بہر حال ہمارے بزرگ دوست مولانا محمد اسحاق بھی کی نگارشات اور کتب کثیرہ ایک زندہ یادگار بن کر آنے والی نسلوں کے لیے نمونہ عمل رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات قبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں صالحین و اسلاف کے ساتھ اکٹھا فرمائے۔

اعلان نامزدگی

✽ قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی نے عبدالماجد کو صدر ASF سیالکوٹ اور محمد عمر یونس کو جنرل سیکرٹری ASF سیالکوٹ نامزد کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے ہوئے جماعت کی بھرپور خدمت کریں گے۔ اسی طرح محمد عثمان بٹ کو سینئر نائب صدر ASF پاکستان نامزد کیا ہے۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت ASF پاکستان

تحریک ختم نبوت

ایک عظیم الشان کارنامہ



کتنا ہے وہ خوش نصیب قلم جسے نعت نبی مکرم ﷺ قلمبند کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہو۔ کس قدر باسعادت ہے وہ قلم جو ذکر حبیب الہی میں رواں دواں ہو۔ کیسا ہے نصیب وہ قلم جو حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کے لیے جاری و ساری ہو۔ کیوں کر نہ ہو قسمت کا دھنی وہ قلم جس کے حصہ میں ہے الاولین والآخرین کی سیرت طیبہ کی خدمت کے مواقع میسر ہوئے ہوں۔

کیونکر نہ نازاں و فرحاں ہو وہ قلم جو رفعت شان رسول آخر الزماں کے لیے جہاد پیہم کر رہا ہو۔ کیونکر نہ شاداں و شاداب ہو وہ قلم جس کے نام یہ نیک فال مقدر کر دیا گیا ہو کہ وہ سیرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت انجام دے۔ کیوں کر نہ صدر رشک ہو وہ قلم جسے شام و خصال نبی کے ذکر کا سنہرا موقع میسر آ گیا ہو۔ کیونکر نہ وہ

قلم لائق تعریف و توصیف ٹھہرے جو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و توصیف میں رطب اللسان ہو۔ کس قدر عظیم الشان اور رفیع القدر، گران قدر لائق فخر ہے وہ قلم جو صاحب

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ اور ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ کے بشارات الہی کا حامل ہو اور جو آپ ﷺ کے خلق عالیہ کا ذکر جیل کرے۔

کتنا بخدا ہے وہ قلم جس نے خاتم الانبیاء والمرسلین محمد الامین کی ختم نبوت پر انگلی اٹھانے والے اور قلم چلانے والے کو لا جواب کر دیا ہو اور اس کو اس کے اصل انجام تک پہنچا دیا ہو۔ وہ قلم یقیناً لائق صد مبارکباد ہے جس کے نصیب میں سید ولد آدم کے دفاع میں چلنے کا زریں موقع ملا ہو۔ وہ قلم ہے لائق صد احترام جناب ڈاکٹر بہاء الدین کا جو جامع فرمودات و اقلام اسلاف کرام ہے جنہوں نے فتنہ متنبی عصر مرزا غلام قادیانی کی بیخ کنی کی۔

خیر القرون میں یہ شرف زبان و قلم کے ذریعہ سیدنا

حسان وغیرہ رضی اللہ عنہما کو ملا تھا، ان میں سیف و سنان کے دھنی ڈھیر تھے، عبر القرون میں بھی بہت سے خوش نصیب اور مقدر کے سکندر اعظم لوگوں کو یہ زریں اوقات حاصل ہوتے رہے۔ اہل حدیث و محدثین کے حصہ میں دفاع کی سعادت زیادہ رہی، بعد کے ادوار میں اس سعادت اور فوز و فلاح کے سزاوار بھی اہل حدیث ہی ٹھہرے۔ وقت کے سب سے بڑے فتنے قادیانیت اور سب سے بڑے فتنین مرزا غلام قادیانی اور سب سے بڑا فتنہ گر استعمار کو مٹانے، ختم کرنے اور اس پر قابو پانے کا شرف بھی انہی خوش نصیبوں کا حق اور حصہ ٹھہرا جنہوں نے اس میدان میں ہر اول دستے کا کام بھی کیا اس کے حدی خواں بھی تھے، قافلہ سالار بھی، میمنہ و میسرہ بھی اور قلب بھی، مقدمہ انجیش اور ساقہ بھی۔ مدتوں اس سلسلہ میں ان کا کوئی

علامہ محمد حسین بیالویؒ نے اس سلسلہ دفاع نبی کریم ﷺ میں سب سے اول اور سب سے بڑا کارنامہ انجام دیا جس کی ایک جھلک تحریک ختم نبوت کے اس عظیم الشان سلسلہ سے عیاں ہے۔

شریک اور سکیم نہ تھا یا برائے نام تھا۔ وہی تھا اس کے مرد میدان تھے۔ خواہ شیخ الکل فی الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی ہوں جو وقت کا سب سے بڑا خادم سنت رسول، سب سے عظیم محدث، سب سے معتبر عالم حدیث اور سب سے بڑا ارادی حدیث، سب سے ثقہ محدث اور سب سے بڑا شارح حدیث رسول اکرم ﷺ تھے جنہوں نے چہار دانگ عالم، مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں اس علم حدیث کا بیج بویا۔ انہوں اور غیروں سے خراج تحسین حاصل کیا اور یکتائے زمانہ ہونے کا لوہا منوالیا۔ وہی مسند ولی الہی کے عظیم جانشین رہے شیخ العرب والنجم بھی، شیخ الکل فی الکل بھی۔ اللہ جل شانہ نے سرزمین ہند میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کا پہلا عظیم سہرا آپ ہی

کے سر باندھا جسے ان کے لائق وفاق اور حاذق و ماہرین تلامذہ و مستفیدین نے پایہ تکمیل تک پہنچایا خصوصاً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہم اللہ رحمۃ واسعہ۔

ابن تیمیہ وقت علامہ سید نذیر حسین محدث دہلوی کے علوم کے شارح ابن قیم عصر شیخ الاسلام علامہ محمد حسین بیالوی رحمہ اللہ نے اس سلسلہ دفاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے اول اور سب سے بڑا کارنامہ انجام دیا جس کی ایک جھلک تحریک ختم نبوت کے اس عظیم الشان سلسلہ سے عیاں ہے جسے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اب تک اکیس جلدوں میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکی ہے۔ اس کے روح رواں جامع و مرتب و مصحح و مصنف اور اس کے مولف و مصنف علامہ زماں ڈاکٹر محمد سلیمان بن بابا عبدالرحمہ اللہ ہیں اور بجا طور پر تمام محبین و متبعین و مومنین نبی آخر الزماں خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے شکر و سپاس کے مستحق و حقدار ہیں جن کی جولانی قلم، جانفشانی پیہم اور تلاش بسیار و جستجو و عزم مصمم سے یہ عظیم الشان و فقیہ المثل کارنامہ انجام کو پہنچا۔ اس سلسلہ میں مصنف حفظہ اللہ کی جانفشانوں کا ذکر باعث طوالت ہوگا اور ان گونا گوں خدمات کا احاطہ بھی مشکل ہوگا۔ انہوں نے اس تحریک ختم نبوت کے

چمنستان مبارک کے لیے کیسے کیسے، کہاں کہاں سے گھلے عقیدت چنے ہیں بلکہ ان کلیوں اور گلوں و غنچوں کو جمع کرنے میں کتنی طرح کے کانٹوں سے اپنی انگلیوں کو

زخمی اور دامن کو تار تار کیا ہے۔ اس گلدستہ کو سجانے اور خوشبودار بنانے میں کتنی مہارت و بصیرت کو بروئے کار لانے پڑے ہیں اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ وہ انتہائی مشکل کام ہے۔ وہ سب ایک سچا محب رسول ﷺ ہی کر سکتا ہے۔ اس شیدائی رسول اکرم ﷺ نے دنوں مہینوں نہیں بلکہ سالوں اور برسوں پیہم جسم و جان گھلایا ہے، سارے علاقے و روابط سے الگ ہو کر اور کسی طرح کے موانع و شرائط کی پروا کیے بغیر اس راہ میں لگے رہے ہیں۔ اس راہ کی کٹھنائیوں کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ بہت سے نوجوان اسکالرز کو اس سلسلہ کے چند اوراق گرم شدہ کی تلاش میں مایوسیاں ہاتھ آئیں اور اگر چند اوراق حاصل کر لیے تو فاتح ہفت اقلیم کا سہرا اپنے سر

باندھنے کا گمان کرنے لگے۔ جبکہ بہت سے حیران و پریشان و سرگرداں و مایوس نظر آنے لگے اور عشاء مغرب جان کر یہ مان بیٹھے کہ یہ ہماری تلاش و جستجو کا مرکز و محور اب نہیں رہا۔

علامہ اقبال کے یہاں کرب ہے درد ہے شکایت ہے اسلاف کے ان علمی تراث کے غیروں کے ہتھے چڑھ جانے اور دیا ر غیر میں مقید و محصور ہوجانے پر۔ اس عظیم علمی، دینی و تاریخی میراث اور لؤلؤ و مرجان کے کھوجانے پر، دوسروں کے دامن کو بھر جانے اور خود تہی دست ہوجانے پر، ان علم کے موتیوں کو چننے کے لیے بلکہ ایک جھلک دیکھنے کے لیے دل غزدہ ہے ترس رہا ہے، اس کی آنکھیں پتھر ا رہی ہیں، جب کہ اس کے آب و تاب اور حسن و جمال سے غیروں کی آنکھیں روشن اور دلشاد ہو رہی ہیں۔ مگر یہاں حال یہ ہے کہ سرے سے آبا و اجداد و اسلاف کرام کے یہ سارے اثاثے و میراث ہماری آنکھوں کے سامنے اپنے دیار میں خرابے میں بدلتے چلے گئے اور ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ ایسے میں اگر کوئی مرد مومن میدان مار لیتا ہے اور اس میراث کی کھوج لگا لیتا ہے تو اس سے بڑا مرد میدان کون ہو سکتا ہے۔

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی جودیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے ہی پارہ (اقبال)

غنی! روزِ سیاہ ہے پیر کنعاں را تماشا کن کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زلیخا را (غنی)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان و توفیق ہے کہ اس نے اس جاں نسل کام کو کرنے کی ہمت دی اور اس کارنامہ کو ڈاکٹر سلیمان صاحب حفظہ اللہ کے ذریعہ انجام دلایا اور اس کی ۲۲ ویں جلد منظر عام پر لانے کی سعادت ہمیں حاصل ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور اپنے دین کی خدمت کا مزید موقع و عظیم حوصلہ عطا فرمائے۔ اس سلسلہ میں ان کے معاونین خصوصاً اس تاریخی، علمی اور دینی و جماعتی سفر کے رفیق شفیق اور ہمد و ہمنو محترم جناب مولانا شیر خان جمیل احمد عمری، نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کو جزائے خیر دے

جو اس سلسلہ الذہب کو جاری رکھنے میں اپنی دریا دلی اور ہمدردی کے ہاتھوں مجبور ہو کر جہاں ڈاکٹر سلیمان صاحب حفظہ اللہ اور مرکز کے درمیان رابطہ و واسطہ کا کام مخلصانہ انجام دیتے ہیں وہیں اس پڑتی علمی کام کے گیسوئے دراز کو سنوارنے، درست کرنے اور اس کے مختلف مراحل نشو و نما میں بہترین خدمت انجام دیکر اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ممد و معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

ہمارے شکر و ثناء کے مستحق عزیز گرامی قدر جناب سہیل صاحب سلمہ وفقہ اللہ بھی ہیں جو اپنے والد گرامی قدر و عظیم المرتبت کے ذریعہ اس پیرانہ سالی میں انجام پارہے عظیم کارنامہ میں ہر طرح دست و بازو بنے رہتے ہیں۔ مختلف امور میں اپنے والد ماجد ڈاکٹر سلیمان صاحب حفظہ اللہ کے نقش قدم پر رواں دواں ہیں۔ اس جماعتی و علمی خدمت کی انجام دہی میں «الو کڈ سیر آئیہ» کے مصداق ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مزید توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اجر جزیل اور دنیا و آخرت کی نعمتوں سے تمام متعلقین کو نواز دے۔



بیتہ مورخ الہدیث سے ایک یادگار ملاقات

وضاحت ایک یادگار واقعہ سے کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ ایک مرتبہ والد گرامی قدر نے کسی جگہ فرمایا تھا کہ امام ابو حنیفہؒ کی اپنی کوئی تصنیف تھی۔ اس پر احتاف نے چپیں بجیں ہو کر کہا کہ آپ غلط کہتے ہیں۔ امام صاحب کی تصنیف ہے۔ پوچھا کہ نام بتاؤ تو بولے: «مسند امام اعظم»۔ یہ سن کر والد محترم مسکرا دیئے، اور فرمایا کہ ارے بھائی! عقل کے ناخن لو، اپنے آپ کو امام اعظم کہنا امام صاحب کی علوشان ہے یا کسر شان؟ یہ سن کر انہوں نے شرم سے سر جھکا لیے۔ میری یہ گفتگو سن کر مولانا بھٹی صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ واقعی یہ تو اپنے منہ میاں مٹھو بننے کے مترادف ہے۔

مولانا مرحوم نے اس نشست میں اس قدر محبت کا اظہار فرمایا کہ اٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ مولانا کی کبر سنی اور ضعف طبع کے پیش نظر کئی بار اٹھنا چاہا، مگر موصوف بازو سے پکڑ کر بٹھا لیتے تھے۔ مگر بالآخر میری گزارش کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی۔ جب میں اٹھا تو مرحوم بھی از راہ شفقت اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے تشریف رکھنے کو کہا تو فرمایا کہ نکریم ضیف کے اجر سے محروم

نہ کرو پھر باہر لگی تک چل کر آئے۔ سر پر دست شفقت رکھا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر خیریت و عافیت دارین کی دعا فرمائی اور اپنے حق میں دعا کی درخواست کرنے لگے۔

۱۰ دسمبر ۲۰۱۵ء کو میں نے فون کر کے اپنے مسودہ کی کانٹ چھانٹ اور اصلاح کے بارے میں پوچھا تو مرحوم نے فرمایا کہ آپ کی تحریر اور اندازِ بیاں اس قدر معیاری اور مکمل ہے کہ میں بسیار کوشش کے باوجود اس میں کمی بیشی کرنے سے قاصر رہا۔ پھر مسکراتے ہوئے کہا: میں نے آپ کے لائے ہوئے کیلے کے ساتھ ”الف“ لگا کر اکیلا کھایا۔ میں نے ادب سے پوچھا کہ حضرت کیلا اکیلا تھا یا آپ؟ تو قہقہہ لگاتے ہوئے فرمایا کہ بیٹا نہ کیلا اکیلا تھا نہ ہی میں۔ اکیلا تو ہمارا خالق ہے۔ یوں آخری جملے میں توحید کا درس دے گئے۔

۲۲ دسمبر ۲۰۱۵ء کو مولانا صاحب کی رحلت کی اچانک اور اندوہ ناک خبر سن کر دلی صدمہ ہوا۔ اٹھکبار آنکھوں کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کی دعائیں و رزیاں بن گئیں۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ



بیتہ دانش مندی اور احتیاط

پروسیا ہی بھروسہ کروں جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے معاملہ میں کر چکا ہوں؟ اللہ ہی بہتر محافظ ہے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔“

اور اللہ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اور ہم اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ اس کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی ہمت نہیں ہے۔ ہماری پناہ گاہ اور سہارا وہی ہے، وہ ہمارا مولیٰ ہے، وہ بہترین مولیٰ اور بہترین مددگار ہے

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت و غلبہ عطا فرما۔ شرک اور مشرکوں کو ذلیل و خوار کر دے۔ اے اللہ! اپنے دین، اپنی کتاب، اپنے نبی کی سنت اور مومن بندوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! پریشان حال مسلمانوں کو نجات عطا فرما۔ دکھیوں کے دکھ دور فرما۔ مقروضوں کے قرض ادا کر دے۔ ہمارے اور مسلمانوں کے مریضوں کو شفا یاب فرما۔ اے ارحم الراحمین! آمین!



مورخ ایک یادگار ملاقات

محرر: جناب احسان الحق ہاشمی

سے فضل حق ہاشمی صاحب کے مضامین آیا کرتے تھے۔ بڑے خوش خط، علمی اور جامع ہوا کرتے تھے۔ عزیزم کیا آپ ان کو جانتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں ان کا بیٹا ہوں، یہ سن کر موصوف نے مجھے پھر دبوچ لیا اور فرمایا: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ﴾ مرحوم کی اس بات پر میری آنکھیں پر نم اور دل شرمندہ ہوا کہ یہ محض مولانا کا حسن ظن ہے، ورنہ میں تو ﴿وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَهُمْ﴾ کا مصداق ہوں۔

دوران گفتگو مولانا صاحب میرے مسودہ کو الٹتے پلٹتے اور کہتے جاتے تھے کہ ”کاش یہ مواد آپ مجھے پہلے فراہم کر دیتے تو میں اسے اپنی تصنیف ”گلستان اہل حدیث“ میں شامل اشاعت کر لیتا۔“ پھر پوچھا کہ عزیز میرے پاس آنے پر آپ کو کس چیز نے اکسایا؟ اس پر میں نے انہیں مولانا ارشاد الحق اثری کے نام اپنے مرحوم والد صاحب کے لکھے ایک خط کی نقل دکھائی۔ جس میں ایک تاریخی واقعہ کے علاوہ یہ بھی تحریر تھا کہ مولانا اسحاق بھٹی صاحب نے بھی مجھ سے تفصیلات کے لئے رابطہ فرمایا ہے۔ یہ بات خالی از دقچہ نہ ہوگی کہ مولانا کی خواہش پر میں نے انہیں اس خط کی نقل دکھائی تو انہوں نے بڑے انہماک سے خط پڑھا اور پھر کہنے لگے: عزیزم! یہ تو واقعی بہت بڑا واقعہ ہے۔ پھر ان کے مطالبہ پر میں نے اس خط کی ایک نقل انہیں فراہم کر دی۔

میں نے مولانا صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے والد صاحب خاندانی تفاخر اور پدرم سلطان بود کے نظریہ سے ہمیشہ کنارہ کش رہے۔ یہ سن کر مرحوم بھٹی صاحب نے فرمایا: ”عزیزم! اکابر کے کارہائے نمایاں کا ذکر معیوب نہیں، جیسا کہ آپ کی تحریر سے بھی ظاہر ہے۔ سلاطین علم و عمل کی عظمت کا برائے پیروی تذکرہ مفید رہتا ہے۔ شاید ہماری نسلوں میں سے کوئی انہیں پڑھ کر ان جیسا بننے کی کوشش کرے اور جو کوشش کرتا ہے وہ ضرور پھل پاتا ہے۔“

اس نشست میں انہوں نے فرمایا: ”عزیز مولانا نور محمد ہاشمی تلمیذ رشید شاہ عبدالعزیز دہلوی سے لے کر اپنے والد گرامی پر آکر آپ کا قلم رک کیوں گیا؟ اپنے بارے میں کیوں کچھ نہیں لکھا؟“ میں عرض پرداز ہوا کہ اس کی

زمانہ کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے اپنے ایک بزرگ اور معروف عالم دین مولانا دین محمد کی سوانح حیات پر مبنی ایک کتاب بھی عنایت فرمائی۔ جناب جنجوعہ صاحب کی مخلصانہ اور معقول رائے پر میں نے اپنے بزرگوں سے تحریری و سیدہ بسینہ ملنے والی معلومات کی روشنی میں اکابر کی علمی، دینی و ملی خدمات قلمبند کرنے کا کام شروع کیا اور تکمیل کے بعد اصلاح و نظر ثانی کے لئے مورخ الہمدیث مولانا بھٹی صاحب سے ملاقات کرنے کا قصد کیا۔

۲۶ نومبر ۲۰۱۵ کو میں نے مولانا صاحب سے فون پر رابطہ کر کے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ پچھلے پہر کا وقت مقرر ہوا۔ میں حسب پروگرام مولانا صاحب کے دولت خانہ پر حاضر ہوا اور مولانا صاحب کو پہلے ہی منتظر

مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ وہ تو وہ شخص تھے جنہوں نے الہمدیث کو ان کی تاریخ اور اکابر سے روشناس کرانے میں زندگی گزار دی۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب اپنی حیات میں ہی مورخ الہمدیث کے لقب سے ملقب و مشہور ہوئے۔ آپ کو یہ لقب کس نے اور کب دیا، یہ تو مجھے معلوم نہیں لیکن سچ یہ ہے کہ جس نے بھی دیا اس نے اس لفظ کا حق ادا کر دیا۔ مولانا موصوف کو تاریخ الہمدیث پر عبور حاصل تھا۔ علم الرجال کے ماہر و فاضل تھے۔ انہوں نے ہمارے اکابر کی تاریخ کو صفحات قرطاس پر محفوظ فرما کر علم و عقیدت کا ایسا خاموش مظاہرہ فرمایا کہ اقبال کے الفاظ میں ”ایسا سکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو“

مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب اپنی حیات میں ہی مورخ الہمدیث کے لقب سے ملقب و مشہور ہوئے۔ آپ کو یہ لقب کس نے اور کب دیا، یہ تو مجھے معلوم نہیں لیکن سچ یہ ہے کہ جس نے بھی دیا اس نے اس لفظ کا حق ادا کر دیا۔

کچھ عرصہ قبل ایک دوست کا میرے ساتھ ایک نکتہ پر اختلاف ہو گیا، میرے دوست کا خیال تھا کہ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اور پروفیسر عبداللہ بہاؤپوری کے مابین علمی اور نسبی تعلق تھا، میرا موقف یہ تھا کہ یہ دونوں بزرگ ہم مسلک ضرور تھے مگر علمی اور نسبی شجرہ دونوں کا مختلف تھا۔ بالآخر ہم نے مولانا بھٹی صاحب سے رابطہ کر کے حقیقت معلوم کی تو انہوں نے دونوں اکابر کا سن ولادت و وفات خاندانی پس منظر اور تحصیل و ترویج علم کے لئے ان کی مساعی جملہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ دونوں کے مابین نسبی تعلق تھا نہ ہی براہ راست استاد شاگرد تھے۔

الہمدیث کے معروف لکھاری ملک عطا محمد جنجوعہ صاحب نے ایک ملاقات میں میانوالی کے جماعتی اکابر کے بارے میں لکھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے اکابر کی خدمات کا کوئی پہلو پوشیدہ اور حوادث

پایا۔ اندر داخل ہوتے ہی بڑی خندہ پیشانی سے اٹھ کر ملے اور دونوں بازوؤں میں از راہ شفقت دبوچ لیا۔ پھر اپنے قریب ہی ایک کرسی پر بٹھا کر گویا ہوئے کہ ”جی عزیز اپنا تعارف کرائیے۔ کیا نام ہے، کہاں سے تعلق ہے، کیا مقصد ملاقات ہے؟؟“ میں عرض پرداز ہوا کہ خاکسار کو احسان الحق کہتے ہیں، میانوالی کے معروف قریشی ہاشمی خاندان سے تعلق ہے اور اکابر کی سوانح پر نظر ثانی اور اصلاح کی درخواست لے کر حاضر ہوا ہوں۔

میرا جواب سن کر بولے کہ آپ کے مضامین مختلف جرائد میں نظر سے گزرتے رہتے ہیں۔ یوں قلمی تعارف تو ہو گیا۔ مگر مولانا سید محمد داؤد غزنوی کے زمانہ میں ہفت روزہ الاعتصام کا ایڈیٹر ہوا کرتا تھا۔ اس دور میں میانوالی

دینی مدارس دین اسلام کے قلعے اور علماء اس کے محافظ ہیں۔ امیر محترم

امیر محترم حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کا کامیاب تنظیمی دورہ گوجرانوالہ

الحدیث مولانا عبد السلام اور نائب شیخ الحدیث مولانا حافظ داؤد رزیالوی، شیخ الحدیث مولانا عبد الوارث ظہیر، مولانا ذوالفقار ذکی، مولانا یحییٰ شامین کے علاوہ گوجرانوالہ ڈویژن کے انچارج وفاق المدارس مولانا عبید الرحمن اعظم شامل تھے۔

شیوخ الحدیث کی ملاقات کے بعد جامعہ محمدیہ ہی میں مرکزی جمعیت اہل حدیث شعبہ خواتین اور خواتین و طالبات کے مدارس دینیہ کی ذمہ داران نے بھی امیر محترم سے ملاقات کی اور انہیں خواتین کے مدارس میں درپیش مسائل کے بارے میں آگاہ کیا۔ جسے امیر محترم نے انتہائی توجہ سے سنا اور مسائل حل کروانے کی یقین دہانی کروائی۔

ازاں بعد امیر محترم کو ماڈل ٹاؤن میں ایک جماعتی دوست کے ہوٹل میں لایا گیا جہاں شہر کے تاجر و صنعتکار آپ کے منتظر تھے۔ تاجروں سے ملاقات اور ان سے خطاب میں بھی آپ نے جماعت کی خدمات بیان کیں اور فرمایا کہ تاجر برادری قرآن و سنت کی تعلیمات کے فروغ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ساتھ دے۔ تجارت اور علماء مل کر دین کی خدمت کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ عوام الناس کو دینی تعلیمات سے روشناس نہ ہو۔ آج دنیا بھر کے مسلم امن اور سکون کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں ان کو یہ باور کروانے کی ضرورت ہے کہ اسلام ان کے تمام معاشی، معاشرتی اور سیاسی و سماجی مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات کی نشر و اشاعت ہماری ذمہ داری ہے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے کارکنان اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلک اہل حدیث اسلام ہی کا دوسرا نام ہے، کیونکہ دعوت نبوی کی دو بنیادیں ہیں ایک اللہ کا قرآن اور دوسرا خود نبی اکرم ﷺ کا فرمان، انہوں نے کہا کہ خطبہ حج اسلام کا دستور و منشور ہے، ہم تمام ائمہ فقہ کے احترام کا درس دیتے ہیں اور عمل بھی کرتے ہیں مگر اہل حدیث راہنمائی براہ راست قرآن و حدیث سے لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلک اہل حدیث کا واضح اور دونوں موقوف ہے کہ نبی اکرم کے سوا دنیا میں کسی

سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اپنے قیام سے لیکر آج تک تبلیغی میدان میں لازوال خدمات انجام دے رہی ہے، ایک شعبے میں کمی محسوس ہوتی تھی اب الحمد للہ اس میں بھی جماعت نے نمایاں کام کیا ہے وہ ہے رفاه عامہ کا شعبہ، قدرتی آفات میں اب جماعت نے مصیبت زدہ انسانیت کی خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ جماعت نے تبلیغی میدان میں انقلابی قدم اٹھاتے ہوئے پیغام ٹی وی کے نام سے ایک اسلامی تعلیمات کے فروغ کا چینل شروع کیا ہے۔ باوجود کثیر اخراجات کے الحمد للہ یہ چینل اردو اور پشتو زبانوں میں کام کر رہا ہے اور دنیا بھر میں قرآن و سنت کی خالص اور حقیقی تعلیمات کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ علامہ ساجد میر نے دینی مدارس کے حوالے سے فرمایا کہ مدارس کا تعلق دہشت گردی سے جوڑ کر اسلام کو بدنام کرنے والوں کیخلاف بھی کارروائی ہونی چاہیے، نیشنل ایکشن پلان کے تحت مدارس کی رجسٹریشن پر کوئی اعتراض نہیں، مرکزی جمعیت اہل حدیث سے منسلک کوئی مدرسہ غیر قانونی سرگرمی میں ملوث نہیں۔ وفاق المدارس کے ذریعے ہم دینی مدارس کے طلبہ کو دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم سے بھی مزین کر رہے ہیں۔ شیوخ الحدیث نے بھی جہاں قائد اہل حدیث علامہ پروفیسر ساجد میر کی جماعت کے لئے خدمات کو سراہتے ہوئے اس بات کا واضح اعلان کیا کہ ہم مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ساتھ ہیں۔ وہاں مدارس کو درپیش بعض مسائل کے لئے امیر محترم کی توجہ بھی مبذول کروائی۔ جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ میں امیر محترم سے ملاقات کرنے والوں میں شیخ الحدیث مولانا عبد الحمید ہزاروی، شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد الیاس اثری، شیخ الحدیث علامہ فاروق احمد راشدی، شیخ الحدیث حافظ محمد امین محمدی، شیخ الحدیث حافظ محمد عباس انجم، نائب شیخ الحدیث مولانا عبد السلام زاہد، شیخ الحدیث مولانا عبد الوحید ساجد، نائب شیخ الحدیث مولانا محمد مالک مجنڈر، جلعٹہ الحرمین ماڈل ٹاؤن کے مہتمم مولانا خولجہ ظہیر الاسلام۔ جامعہ ابی ہریرہ کوٹ بھوانی داس کے شیخ

مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی گوجرانوالہ کے قائدین حضرت پروفیسر قاری محمد سعید کلیری، ناظم اعلیٰ صاحبزادہ حافظ عمران عرفی کی دعوت پر امیر محترم سینئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ 20 دسمبر 2015ء بروز اتوار کو گوجرانوالہ تشریف لائے۔ سوار بارہ بجے امیر محترم جامعہ محمدیہ میں رونق افروز ہوئے تو امیر سٹی پروفیسر قاری محمد سعید کلیری، ناظم صاحبزادہ حافظ عمران عرفی، شیخ الحدیث مولانا عبد الحمید ہزاروی، حافظ عبید الرحمن اعظم اور مولانا حافظ رضاء اللہ رؤف سمیت راقم الحروف نے امیر محترم کا استقبال کیا۔ جامعہ کی لائبریری میں شیوخ الحدیث اور جامعات اہل حدیث کے سینئر اساتذہ سمیت مرکزی نائب امیر مولانا محمد عبد اللہ غار اور مرکزی نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد صادق عتیق حفظہ اللہ بھی تشریف فرما تھے۔ تعارفی نشست کے بعد امیر محترم نے شیوخ الحدیث کی علمی و تدریسی خدمات کو خراج تحسین کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا کہ مجھے خود ایک ایک مدرسے میں حاضر ہونا چاہئے تھا لیکن جماعتی و تنظیمی مصروفیات کی بناء پر ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کے ذمہ داران کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس ملاقات کا اہتمام کر دیا۔ امیر محترم نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی تاریخ، خدمات، بین الاقوامی تعلقات، مختلف ممالک میں قائم جماعتوں سے انسلاک اور پیغام ٹی وی کے ذریعے دین اسلام کی حقیقی تعلیمات کی اشاعت کے حوالے سے اساتذہ و شیوخ الحدیث کو آگاہ کیا۔ وفاق المدارس کے ذریعے مدارس کو درپیش مسائل کے حل کے لئے جماعتی خدمات کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ مدارس دینیہ اسلام کے قلعے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ان قلعوں کی نگہبان ہے، جماعت سے منسلک کوئی مدرسہ وہ بڑا ہے یا چھوٹا کسی قسم کی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث نہیں ہے، وفاق المدارس کو جدید خطوط پر استوار کر رہے ہیں، مجھے آج گوجرانوالہ کے مدارس کے شیوخ الحدیث اور اکابرین علم و دانش سے ملاقات کر کے بے انتہا خوشی ہو رہی ہے۔ علامہ پروفیسر ساجد میر نے شیوخ الحدیث

حرمین شریفین کے لیے جانوں کا نذرانہ پیش کرنا اپنے لیے سعادت سمجھتے ہیں

بین الاقوامی سازشوں کے تحت مقدس سرزمین کے گرد گھیرا جک کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں۔ سعودی عرب میں مسلمانوں کا قبلہ ہے جو پورے عالم اسلام کا روحانی مرکز ہے اور سعودی حکومت عالم اسلام کی قیادت کر رہی ہے۔ اس مقدس سرزمین میں امن و امان کی صورت حال اطمینان بخش ہونا مسلمانان عالم کے لیے سکون کا باعث ہے۔ ان خیالات کا اظہار گزشتہ روز مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنماؤں نے ایک مشترکہ اجلاس کے دوران کیا۔ اس موقع پر علامہ علی محمد ابوتراب نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان و ممبر اسلامی نظریاتی کونسل اور حافظ مقصود احمد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد نے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قیام امن کے لیے سعودی عرب کی کوششوں کی بھرپور حمایت کی جائے گی اور سعودی عرب میں بیرونی مداخلت کی قطعاً اجازت نہیں دیں گے۔ اگر ضرورت پڑی تو حرمین شریفین کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کو تیار ہیں۔ (ایم این اے سلفی میڈیا سیل اسلام آباد)

بھی بڑی سے بڑی شخصیت کے بارے میں گارنٹی نہیں دی جا سکتی کہ اس کی بات بالکل سچ ہے، ہاں رسول اللہ ﷺ وہ واحد ہستی ہیں جن کی ہر بات حق ہے۔ انہوں نے تاجروں کو بتایا کہ اسی دعوت کے فروغ کے لئے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ تنظیم آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا تسلسل ہے۔ اس وقت بھارت، نپال، یو کے، یونان، چین اور دیگر ممالک میں اسی نام سے جماعتیں قائم ہیں جن کا براہ راست ہم سے رابطہ ہے، اس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ایک عالمی تنظیم ہے۔ دین اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا تک پہنچانے کے لئے جماعت نے اردو اور پشتو زبان میں پیغام ٹی وی کے نام سے ایک نشریاتی چینل قائم کیا ہے جس کے رپورٹر کی تعداد الحمد للہ کروڑوں میں جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قدرتی آفات سیلاب یا زلزلے وغیرہ کی صورت میں جماعت کا شعبہ خدمت خلق بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔ بلوچستان میں زلزلہ آیا تو اس کی ریلیف سرگرمیوں کی بلوچستان کی تمام جماعتوں نے بھرپور تائید کی اور ایک جلسہ عام میں واضح کیا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے کارکنان نے جو بے لوث خدمت سرانجام دی ہے اتنی تو حکومت یا کسی بھی سیاسی و رفاہی جماعت نے نہیں کی۔ یہ ہمارا اعزاز ہے۔ ہوٹل میں پہنچنے پر مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کے نائب امیر مولانا حافظ عبد الشکور شینو پوری نے امیر مرکزیہ کا استقبال کیا۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ، حافظ رضاء اللہ رؤف، ہفت روزہ اہل حدیث کے مدیر اعلیٰ جناب بشیر انصاری، شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ کے صاحبزادے میاں حبیب الرحمن اور دیگر ذمہ داران بھی امیر محترم کے ہمراہ تھے۔ اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کے سرپرست مولانا محمد صادق عتیق، امیر پروفیسر سعید کلیروی، ناظم مولانا صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف نے بھی خطاب کیا۔ تاجروں کی نمائندگی کرتے ہوئے ممتاز صنعتکار اور منیر گوجرانوالہ کے امیدوار شیخ ثروت اکرام نے جماعتی کارکردگی پر قائدین جمعیت کو خراج تحسین بھی پیش کیا اور اپنے ہر ممکن تعاون کا بھی یقین دلایا۔ نیز اس موقع پر پیغام ٹی وی کی تیار کردہ ایک ڈاکو میٹری فلم کے ذریعے تاجروں کو جماعت کی خدمات سے آگاہ کیا گیا۔

تاجروں سے ملاقات کے بعد امیر محترم نے شیش محل میرج ہال میں مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کی کابینہ اور سینئر علماء سے ملاقات کرتے ہوئے فرمایا کہ علمائے کرام اسلام کے پیغام امن و محبت کو عام کریں، فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی نے

و امان کی فضا قائم کرنے اور دہشت گردی کے خلاف ضرب عضب کے آغاز اور موثر نتائج پر فوج کو خراج تحسین کرتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں علامہ ساجد میر نے کہا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے، موجودہ حکومت کی کامیاب خارجہ پالیسیوں کی وجہ سے کشمیر ایک بار پر فلیش ہوا ہے، اب ضرورت اس امر کی ہے بین الاقوامی سطح پر ایک بار پھر موثر مہم کے ذریعے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کیلئے لا بنگ کی جائے اور انتہا پسندی کا وہ دھبہ جو پاکستان کے ماتھے پر لگایا جا رہا تھا اصل میں وہ انتہا پسندی سودی کے بھارت میں نظر آرہی ہے، اور یہ لیبل بھارت پر لگنا چاہئے اور اس کے لئے سفارتخانوں کے ذریعے مہم چلائی جائے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کے مسائل حل کرنے کی کوشش تو کر رہی ہے مگر ابھی تک عوام کو خاطر خواہ ریلیف نہیں دے سکی، مہنگائی اور لوڈ شیڈنگ میں کمی نہیں ہوئی۔

آخر میں امیر محترم کو ادب و احترام سے رخصت کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے امیر محترم کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور ہمیں ان کی راہنمائی سے مزید استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔

جامع مسجد النور گوجرہ کا افتتاح

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر حضرت مولانا حافظ عبد العظیم یزدانی نے 25 دسمبر کا خطبہ جمعہ المبارک تحصیل گوجرہ میں نئی تعمیر ہونے والی جامع مسجد النور مرکز اہل حدیث ڈجلوٹ روڈ گوجرہ میں ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں تحصیل گوجرہ کے رہنماؤں حافظ محمد اسلم جٹ، مولانا محمد یحییٰ عزیز، مولانا غلام مرتضیٰ عابد، مولانا محمد افضل عتیق، محمد سرفراز حسن، محمد ایوب سجاد و دیگر کارکنوں کی کثیر تعداد نے ملاقات کی۔ منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

ملک و ملت کو از حد نقصان پہنچایا ہے، دین اسلام دعوت کے ذریعے پھیلا اور دعوت کا کام محبت سے کیا جانا چاہئے، کسی پر اپنے نظریات ٹھونسنے سے اس کا دل نہیں جیتا جا سکتا۔ دعوت کے لئے بھی اسوہ نبوت ہی ہمارا مشعل راہ ہونا چاہئے۔ علامہ ساجد میر نے کہا کہ سلسلہ نبوت تو ختم ہو چکا ہے مگر کار نبوت تا قیامت جاری رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ کی امت کے علماء کا اعزاز یہ ہے کہ جو کام انبیاء بنی اسرائیل کیا کرتے تھے آج وہ کام علمائے کرام کر رہے ہیں، اور علماء کو یہ سعادت ملی ہے جس پر انہیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ علامہ ساجد میر نے کہا کہ آج وطن عزیز کو بہت سے چیلنجز درپیش ہیں ان میں سب سے بڑا پاکستان کی شناخت پر وار ہے، کچھ لوگ پاکستان کی اسلامی شناخت کو ختم کر کے اسے سیکولر ازم یا لبرل ازم کی طرف لانا چاہتے ہیں لیکن لبرل ازم یا سیکولر ازم نہیں پاکستان کے مسائل کا حل اسلامی نظام میں ہے۔ علماء اہل حدیث کی یہ خصوصی ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوان نسل کو فرقہ پرستی، انتہا پسندی اور تشدد پسندی سے بچائیں۔ اس موقع پر قائدین سٹی جمعیت کے علاوہ کابینہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اور جماعت کے سینئر علمائے کرام کی ایک کثیر تعداد بھی موجود تھی۔

دورے کے آخر میں امیر محترم نے میڈیا کانفرنس سے بھی خطاب کیا اور کہا کہ اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کو شکست دینے کے لئے قومی اتحاد وقت کی ضرورت ہے۔ پاکستان کو مذہبی فرقہ واریت سے زیادہ سیاسی و لسانی فرقہ واریت نے نقصان پہنچایا ہے۔ اسلام پاکستان کی اساس ہے، پاکستان کی بقاء و استحکام کی ضمانت بھی اسلام ہے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کی جدوجہد اسلام اور پاکستان کے دو لگائی ایجنڈے پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں رینجرز آپریشن کی حمایت کرتے ہیں اور مجموعی طور پر پاکستان میں امن

پیغام نبوت کانفرنس بریفورڈ

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل تشدد پاکستان کا دورہ برطانیہ

دسمبر کی تعطیلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ نے تبلیغی پروگراموں کو تیز تر کرنے کا پروگرام بنایا۔ مقامی طور پر دروس و لیکچرز کا اہتمام کرنے کے ساتھ جمعیت اہل حدیث بریفورڈ کے تعاون سے سالانہ کانفرنس منعقد کرانے کا ارادہ کیا۔ پاکستان سے ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت ڈاکٹر عبدالکریم اور پروفیسر ڈاکٹر حماد لکھوی 23 دسمبر کو اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم جمعہ 25 دسمبر کو انچسٹرائر پورٹ تشریف لائے۔ رفقائے جماعت نے ان کا پر جوش استقبال کیا۔ ڈاکٹر حماد لکھوی نے خطبہ جمعہ ہیلی فیکس میں پڑھایا اور شام کو درس قرآن ارشاد فرمایا۔ اردو اور انگریزی میں یہ لیکچرز بہت کامیاب رہے۔ ہفتہ کے دن جماعت کے خیر ساقی حاجی مصدق حسین نے بریفورڈ میں مہمانان خصوصی سمیت تمام علماء کرام کے لیے استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ اسی شام بھائی محمود صاحب اور برادران جمعیت اہل حدیث بریفورڈ 7 نے ان کے اعزاز میں ڈنڈیا جس میں کافی تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی رات گئے تک پروگرام جاری رہا۔ اگلے دن بریفورڈ 7 کی الھدیٰ مسجد میں پیغام نبوت کانفرنس نماز ظہر کے بعد شروع ہوئی۔ خطبہ استقبالیہ حافظ شریف اللہ شاہ ناظم تبلیغ نے دیا۔ پہلا خطاب حافظ عبدالاعلیٰ کا تھا جس میں انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت اتنی جامع ہے کہ اس کیلئے کسی اور اصطلاح یا رسم ایجاد کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ یوم ولادت کو یوم عید قرار دینا رسول اللہ سے ثابت ہے نہ صحابہ کرام تابعین اور آئمہ عظام سے مولانا محمد ابراہیم میر پوری ناظم اسلامک ریلیف نے اپنے شعبے کی خدمات کا تذکرہ فرمایا۔ مڈلبراسے مولانا عبدالواجد مالک نے انگریزی میں نوجوانان اسلام کی ذمہ داریوں کا ذکر کیا۔ نماز عصر کے بعد نظامت حافظ عبدالاعلیٰ نے سنبھال۔ ابو حذیفہ نے اپنی نظم سے حاضرین کو پر جوش

کر دیا۔ پروفیسر عتیق الرحمن خطیب ناظم نے اہل سنت عید میلاد کیوں نہیں مناتے؟ کے عنوان پر علمی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وفات نبی کا غم اتنا شدید تھا کہ جگر گوشہ نبوت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ مجھ پر ٹوٹنے والے مصائب اتنے شدید تھے کہ ان سے دن کی روشنی رات کی تاریکی میں بدل جاتی سارے مدینے پر غم کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ ایسے حالات پر تم جشن کیوں مناتے ہو۔ خطیب ہیلی فیکس مولانا محمود الحسن یزدانی نے صبر رسول کے عنوان سے پر جوش خطاب کیا۔ جماعت کے نامور خطیب مولانا منیر قاسم نے سیرت رسول ﷺ کا خوبصورت پیرائے میں احاطہ کیا۔ مولانا عبدالستار عاصم نے موت کو ہمہ وقت یاد رکھا جائے کے عنوان کو پنجابی اشعار سے اپنی تقریر کو مزین کیا۔ ان کے بعد مولانا مطیع الرحمن نے فتنوں کے اس دور میں اہل حدیث کی کیا ذمہ داری ہے کے عنوان سے زبردست علمی خطاب کیا۔ ڈاکٹر عبدالرب ثاقب نے دونوں مہمانوں کی خدمات کا تذکرہ اپنے شاعرانہ جذبات میں کر کے ان کو خراج تحسین پیش کیا۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اپنے خطاب میں کہا کہ خطبہ حجۃ الوداع میں رسول محتشم علیہ الصلوٰۃ وازاکی التسلیم نے حاضرین کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ جو حاضر ہیں وہ غائب لوگوں تک میرا پیغام پہنچادیں اور یہ سلسلہ تا قیام قیامت چلتا رہے گا۔ اس سے ابلاغ کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ ذرائع ابلاغ کی اسی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے پیغام ٹی وی کا آغاز کیا۔ بحمد اللہ اب برصغیر خطی ممالک سمیت دنیا کے 60 ملکوں تک اس کی نشریات دیکھی جارہی ہیں۔ اس ایک ماہ میں اس کے پروگراموں کو ایک کروڑ سے زائد افراد نے دنیا کے مختلف ملکوں میں دیکھا ہے۔ دنیا میں کفر و شرک اور بدعات پھیلانے کیلئے شیطانی طاقتیں پوری طرح مسلح ہیں۔ آپ کے برطانیہ میں کتنے ایسے ٹی وی ہیں جو شرک و بدعات کو فروغ دے رہے

ہیں۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ پیغام TV کا دائرہ یورپ میں پھیلائیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ہر طرح کا تعاون کرے گی۔ آخری خطاب جناب ڈاکٹر حماد لکھوی کا تھا جس میں انہوں نے تقویٰ اور اس کے تقاضے کو قرآن و سنت اور اسلاف کرام کے کردار کی روشنی میں بیان کیا۔ امیر جمعیت مولانا عبدالہادی العری نے پیغام نبوت کانفرنس کی اہمیت پر روشنی ڈالی کہ کس قدر خوش قسمتی ہے کہ پاکستان سے معزز مہمان تشریف لائے ہیں انہوں نے ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا تعارف کرواتے ہوئے کہا انہوں نے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی کے تحت حجاج بیت اللہ کی خدمات کے ضمن میں جو کام کیا وہ نظر آتا ہے کسی زائر بیت اللہ کی جانب سے کوئی معقول شکایت موصول نہیں ہوئی اس سلسلہ میں یہ سارا کریڈٹ حافظ عبدالکریم صاحب کو جاتا ہے۔ جنرل سیکرٹری حافظ حبیب الرحمن حبیب نے دعوت و تبلیغ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جمعیت خالص دینی و تبلیغی اور اصلاحی و فلاحی جماعت ہے ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو پچھنائیں اور جہاں تک ہو سکے خدمت دین کیلئے اپنے آپ کو وقف کردیں۔ جماعتی قیادت کی جانب سے مہمانان گرامی کو اعزازی شیلڈ بھی دی گئیں۔ کانفرنس کے ناظم حافظ شریف اللہ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا جو دوپہر ایک بجے سے دلجمعی کے ساتھ علماء کے خطابات سن رہے ہیں۔ حافظ عبدالکریم صاحب 29 دسمبر کو پاکستان واپس تشریف لے گئے جبکہ پروفیسر ڈاکٹر حماد لکھوی نے نیلسن، شفیلڈ وغیرہ کئی مقامات پر دروس ارشاد فرمائے۔ آپ اتوار 3 جنوری 2016 کو وطن واپس چلے گئے۔ (مرتب حافظ عبدالاعلیٰ درانی ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ)

پاکستان اور سعودی عرب کا رشتہ برادرانہ ہے ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

سعودی عرب میں دہشت گردوں کو سزائے موت کے رد عمل میں ایران میں سعودی عرب کے سفارت خانے پر حملہ کی مذمت کرتے ہوئے تحریک دفاع حرین شریفین کے قائدین پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چیئرمین سینیٹ گنک کیٹی مذہبی امور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ پاکستان کا حق کا ساتھ دینا چاہئے، سعودی سفارت خانے پر حملہ بین الاقوامی قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ عالم اسلام کو ایران کو جارحیت سے روکنا چاہئے۔ سعودی عرب کو اپنے شہریوں کو اپنے قوانین کے مطابق سزا دینے کا حق حاصل ہے۔ ہم سعودی عرب کے ساتھ کھڑے ہیں۔ مولانا فضل الرحمن غلیل نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں آگ سلگائی جا رہی ہے، سعودی عرب میں ہمارے مقدسات ہیں جنہیں ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ایران سعودیہ کے معاملات میں مداخلت کر رہا ہے جس سے امت مسلمہ میں انتشار کا خطرہ ہے۔ پاکستان میں بھی ہر ہفتے پانچ دس افراد کو پھانسی دی جا رہی ہے جس پر کوئی احتجاج نہیں کرتا، نہ کسی کو اس کا حق حاصل ہے۔ تو پھر سعودی عرب پر اعتراض کس لیے؟ ہم سعودی عرب یا عالم اسلام میں کسی کو فرقہ واریت کو فروغ دینے کی اجازت نہیں دیں گے۔ سعودی عرب نے اپنے سفارت خانے جلانے جانے پر بڑے صبر تحمل کا مظاہرہ کیا ہے، ہم سعودی عرب پر آج نہیں آنے دیں گے۔ ہم اتحاد و اتفاق چاہتے ہیں، اگر ایران اپنی حدود میں رہے تو ہم اس کی مشکل میں اس کا ساتھ دینے کو بھی تیار ہیں۔ علامہ ابوتراب نے کہا کہ سعودی عرب اور غلیبی ممالک سے ہماری معیشت وابستہ ہے۔ ہم پاک سعودی تعلقات خراب نہیں کرنے دیں گے۔ تحفظ حرین شریفین کے لیے ہماری جانیں بھی حاضر ہیں۔ اس سال پاکستان سے ساڑھے تیرہ لاکھ افراد کو حج و عمرہ کے ویزے جاری کیے گئے ہیں۔ سعودی عرب ہمارا روحانی مرکز ہے، سعودی عرب نے بھی ہمیشہ ہر مشکل میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ پارلیمنٹ کے ارکان اسمبلی میں پاک سعودی تعلقات کو خراب کرنے والی باتیں کر رہے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کے پی کے کے صدر مولانا عطاء محمد نے کہا کہ پاکستان میں سعودیہ کے خلاف احتجاج کرنے والے فرقہ واریت کو فروغ دے رہے ہیں۔ ان کا احتجاج ایکشن پلان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ ایک مخصوص فرقہ ایکشن پلان کی خلاف ورزی کر رہا ہے مگر ریاستی ادارے معلوم نہیں کیوں خاموش ہیں۔ پریس کانفرنس میں اہل سنت والجماعت کے راہنماؤں، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی قائد حامد الحق اور جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی راہنما علامہ عزیز احمد چشتی اور مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے راہنما علامہ عبدالعزیز حنیف اور حافظ مقصود احمد نے بھی شرکت کی۔

حکومت سرکاری اور غیر سرکاری دونوں سکیموں کے حجاج کو سہولتیں دینا چاہتی ہے

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کے چیئرمین حافظ عبدالکریم نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان سرکاری اور پرائیویٹ دونوں سکیموں کے حجاج کو سہولتیں دینا چاہتی ہے لہذا پرائیویٹ حج میں بھی حج آرگنائزرز کی مشاورت سے مناسب بجٹ میں حج پیچ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں، وہ حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان پنجاب کے وفد سے گفتگو کر رہے تھے جس نے ہوپ پنجاب کے چیئرمین حافظ شفیق کاشف کی قیادت میں ان سے ملاقات کی، انہوں نے ہوپ کے مانیٹرنگ سسٹم، شکایات سیل اور خود احتسابی کے نظام کو سراہتے ہوئے کہا کہ حج آرگنائزرز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مہمانوں کی خدمت پر مامور کیا ہے لہذا کاروبار کے ساتھ ساتھ مالی منفعت سے بالاتر ہو کر حجاجوں کی خدمت کو اولین ترجیح بنالیں، حافظ عبدالکریم نے کہا کہ پرائیویٹ سکیم کو مزید کامیاب بنانے، آرگنائزرز اور عازمین حج کے مسائل حل کرنے کے لیے ہوپ کی قیادت سے مشاورت جاری رکھیں گے اور پرائیویٹ حج سکیم کے بارے میں ارکان اسمبلی کو بریفنگ دینے کے لیے ہوپ کے نمائندوں کو موقعہ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نواز شریف کی خصوصی ہدایت ہے کہ پاکستانی عازمین حج کے لئے مناسب بجٹ میں بہترین انتظامات کے لیے جامع حج پالیسی مرتب کی جائے، حافظ عبدالکریم نے کہا کہ آئندہ قائمہ کمیٹی کے اجلاس میں پرائیویٹ حج کے لیے ہوپ کے نمائندوں کو شامل کریں گے۔

جناب حافظ شاہد امین کو صدمہ!

گزشتہ دنوں شعبہ خدمت خلق مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اور امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی سیالکوٹ حافظ شاہد امین کی والدہ محترمہ مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ اللہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ حافظ شاہد امین نے پڑھائی۔ مرکزی صوبائی اور شہری راہنماؤں و کارکنان سمیت سیاسی دینی اور مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کثیر تعداد نے جنازے میں شرکت کی۔ مرحومہ نیک طینت، مفسرہ بااخلاق، پابند صوم و صلوة اور شب بیدار خاتون تھیں۔ دینی انسانیت کی مدد و معاون اور دین اسلام سے گہری محبت کرنے والی تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف کر کے ان اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین! دریں اثناء مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائد سینیٹر پروفیسر ساجد میر ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے مولانا علی محمد ابوتراب امیر بلوچستان علامہ عبدالعزیز حنیف سینیٹر نائب امیر مرکزی جمعیت جماعتی احباب اعزاء و اقارب مذہبی شخصیات نے مرحومہ کے صاحبزادگان سے ان کی رہائش گاہ پر اور بذریعہ ٹیلی فون ان سے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحومہ کی بلندی درجات و مغفرت کے لیے دعا بھی کی۔ ادارہ جملہ لوہحقین خصوصاً ڈاکٹر اعجاز امین، الیاس امین، عبدالرزاق امین، عرفان امین، ڈاکٹر عمران امین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ (ادارہ)

ضلع راجن پور کی عظیم تبلیغی سرگرمیاں

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راجن پور تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہے۔ پورے ضلع میں جماعت فعال اور منظم طور پر دینی کاموں میں مصروف ہے۔

امیر ضلع کا دورہ کوٹ مٹھن: ضلعی امیر حضرت مولانا محمد یونس رائی مورخہ 18 دسمبر بروز جمعہ کوٹ مٹھن جاتے ہوئے کوٹ مٹھن عین صبح پہنچے۔ احباب جماعت حضرت مولانا عبدالننان کی قیادت میں آپ کا استقبال کیا۔ جامع مسجد اہل حدیث میں مقامی جماعت کا اجلاس منعقد ہوا۔ کوٹ مٹھن اور قرب وجوار میں تبلیغی و دعوتی سرگرمیوں سے امیر ضلع کو آگاہ کیا گیا۔ آپ نے یہاں کی جماعت کی فعال کارکردگی پر خوشی کا اظہار کیا۔ مسجد کے حسن انتظام اور رابطہ مہم کے مثبت اور بہتر نتائج پر مولانا عبدالننان اور رفقاء جماعت کو خراج تحسین پیش کیا اور ہدایت فرمائی کہ وہ باہمی رابطوں کو مزید بڑھائیں، اتفاق اتحاد کے ساتھ جماعت اور دین کا کام کریں۔ بعد ازاں آپ کوٹ مٹھن روانہ ہو گئے۔

کوٹ مٹھن میں خطبہ جمعہ: جامع مسجد اسامہ بن زید الہمدیٹ کے منتظم اعلیٰ اور ضلعی نائب امیر جناب حاجی محمد جمیل اختر صاحب کی دعوت پر امیر ضلع نے خطبہ جمعہ دعوت توحید و سنت کی اہمیت اور محبت رسول کے عنوان پر ارشاد فرمایا۔

استقبالیہ: بعد نماز جمعہ حاجی صاحب موصوف کی طرف سے امیر ضلع کے اعزاز میں پر تکلف استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ امیر تحصیل علامہ مولانا بخش صدیقی راجن پور بھی کوٹ مٹھن سے استقبالیہ میں شریک ہوئے۔

بعد نماز عشاء درس: بعد نماز عشاء حاجی صاحب کی طرف سے بیٹے اسامہ کی صحت یابی کی خوشی میں بڑی دعوت کا انتظام تھا جس میں کوٹ مٹھن کی اہم سیاسی شخصیات سمیت سینکڑوں افراد نے شرکت کی، امیر ضلع نے فکر آخرت پر مؤثر درس ارشاد فرمایا۔ کوٹ مٹھن میں جماعت منظم انداز میں توحید و سنت کی دعوت میں مصروف ہے۔ متعدد مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ درس سے فراغت کے بعد امیر صاحب عازم جام پور ہو گئے۔

منجانب: محمد عثمان رابطہ یکثری جام پور

ضرورت رشتہ

ایک نوجوان عمر 25 سال چار سالہ ڈپلومہ ہولڈر طب یونانی، کاروبار حکمت، باشرع کے لیے اہل حدیث فیملی سے بی کیٹیکری تعلیم یافتہ بچی کا رشتہ درکار ہے۔

والدین رابطہ کریں: 0301-6926817

اخبار الجماعۃ

ہفت روزہ اہل حدیث کی توسیع اشاعت میں مثالی پیشرفت

حافظ شاہد امین صاحب ناظم شعبہ خدمت خلق مرکزی جمعیت اہل حدیث سیالکوٹ شہر نے جماعتی آرگن ہفت روزہ ”اہل حدیث“ لاہور کے تین صد پرچے جاری کروائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمائے۔ اس پر ادارہ حافظ صاحب کا بے حد شکر گزار ہے۔ (ادارہ)

ہنگامی اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کوٹ رادھا کشن کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت میاں خالد سیف اللہ امتیاز آکمل منڈاچوک 23 دسمبر کو منعقد ہوا جس میں مولانا محمد حنیف ربانی کے والد محترم اور مورخ اہل حدیث حضرت مولانا اسحاق بھٹی صاحب کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا گیا اور مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم ناظم شہر کوٹ رادھا کشن

دعائے صحت

حضرت مولانا حافظ عبدالغفار مدنی، الشیخ بابرک اللہ لکھنوی، مولانا بنیامین عابد شیخ طاہر صدیق مختلف عوارض میں صاحب فراش ہیں۔ قارئین کرام ان کی مکمل اور جلد بحالی صحت کے لیے دعا فرمائیں۔

دعا گو: حکیم محمد یحییٰ عزیز ذابھروی، کوٹ رادھا کشن

ایٹائے قدیم جامعہ محمدیہ اذکارہ

جامعہ محمدیہ اذکارہ سے فارغ التحصیل طلبہ سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے پتہ اور موبائل نمبر سے زیر دستخطی کو مطلع فرمائیں تاکہ ایٹائے قدیم مدرسہ پر مشتمل ریکارڈ میں آپ کا نام شامل کیا جاسکے۔

خیر اندیش: حکیم ظفر اللہ قمر لکھنوی، ناظم دفتر

رابطہ: 0307-6556497

ضرورت قاری مدرس وامام

جامع مسجد اسامہ بن زید الہمدیٹ کوٹ مٹھن شہر کے لیے ایسے قاری (مدرس امام) کی ضرورت ہے جو مسجد کی ذمہ داریاں احسن طریقے سے انجام دے سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہش مند حضرات رابطہ کریں۔

حاجی محمد جمیل اختر، متولی جامع مسجد ہذا، ضلع راجن پور

0314-6639440 - 0322-6639440

مرکزی جمعیت اہل حدیث بجویری ناؤن کا اجلاس

جامع مسجد المکرم الہمدیٹ 32 نسبت روڈ لاہور میں قاری حبیب اللہ ساقی امیر مرکزی جمعیت الہمدیٹ بجویری ناؤن لاہور کے زیر صدارت اجلاس ہوا۔ اجلاس کی ابتدا قاری یونس کی تلاوت قرآن پاک سے کی۔ اجلاس کا ایجنڈا سعودی عرب کے حالیہ واقعات اور ناؤن میں دینی تبلیغی و اصلاحی پروگرام کے بارے میں تھا اور اجلاس میں خصوصی شرکت امیر ضلع لاہور الشیخ رانا نصر اللہ صاحب نے کی اور الشیخ امتیاز احمد ایڈووکیٹ نے بیماری کی حالت میں حاضری کو ضروری سمجھا اور نائب امیر بجویری ناؤن کے لیے قاری محمد اقبال صاحب کو مقرر کیا۔ اجلاس میں امتیاز احمد صاحب کی صحت کے لیے خصوصی دعا کی۔ اجلاس میں سرپرست بجویری ناؤن پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی صاحب سہائی وی پر پروگرام کی بنا پر حاضری ہو سکے اور فون پر اجلاس کی کارروائی کے لیے رابطے میں رہے۔ اجلاس قاری حبیب اللہ ساقی صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

منجانب: قاری محمد اقبال نائب امیر بجویری ناؤن لاہور

خطبات جمعہ المبارک

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع رحیم یار خاں کے ناظم حافظ محمد اسلم حنیف نے مورخہ 25 دسمبر کا خطبہ جمعہ المبارک جامعہ الفاروق رحیم یار خاں میں ارشاد فرمایا جبکہ ان کی عدم موجودگی میں جامعہ محمدیہ مرکز اہل حدیث لیاقت پور میں خطبہ جمعہ جامعہ کے مدیر تعلیم جناب مولانا ضیاء الحق جاناہ نے ارشاد فرمایا۔

ضروری اعلان

شاعر اسلام مولانا قاری عبدالوہاب صدیقی آف کاموٹی نے خطبہ جمعہ المبارک کا آغاز کر دیا ہے۔ پنجاب بھر میں جہاں کہیں ضرورت ہو تو احباب جماعت رابطہ فرمائیں۔

رابطہ: 0300-6439166

محمد سعید پڑھال کا انتقال پر ملال

✽ محمد سعید پڑھال ضلع چکوال جماعت کے مخلص ساتھی اور جامعہ امام بخاری پڑھال کے ناظم اچانک اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ مرحوم نوجوان تھے اور سماجی اور رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ان کی اچانک وفات سے جماعتی حلقے میں کافی خلا پیدا ہوا ہے۔ 19 دسمبر کو 2 بجے گاؤں میں مولانا الطاف الرحمن جوہر نے نماز جنازہ پڑھائی، علاقہ بھر سے لاتعداد افراد نے شرکت کی جن میں قاری مولانا انیس الحق فاضل مدینہ یونیورسٹی، مولانا محمد عبداللہ امیر تحصیل چکوال، مولانا محمد زکریا شاہد، مولانا محمد عبداللہ شاز، مولانا عبدالحمید راولپنڈی، رانا بشیر سراج، رانا اقبال، فیاض احمد مغل، ناظم تحصیل چکوال اور دیگر سیاسی اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ دوسرے دن مولانا عبدالرزاق عقیف نے گھر جا کر تعزیت کی، ان کے بچوں اور بھائیوں سے دلی افسوس کیا اور درجہ کی بلندی کے لیے دعا کی۔

دعا گو: مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل چکوال گزشتہ دنوں حافظ محمد عثمان مدنی سکالر مدینہ یونیورسٹی جوان دنوں پاکستان آئے ہوئے ہیں کے والد محترم انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ خود حافظ صاحب نے پڑھائی، نماز جنازہ میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں لوگ شریک ہوئے۔ مرحوم صوم و صلوة کے پابند، منسا اور بڑے خلیق انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین! (ادارہ)

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (مالیوس ہونا گناہ ہے)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

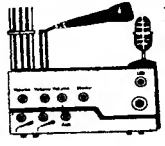
نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔ یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
فون نمبر: 0300-6430029, 055-4212804, 4226706
محمد ذیشان ربانی 0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت پروپرائیٹز ایم اکرام مغل (ماہر مکنیک)

سپر سٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

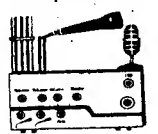
0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔ یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah

Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹز محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایفائیڈ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

مسک اہل تشدد کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسک اہل تشدد کے امتیازی مسائل پر مشتمل فورکالرنگس خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے:

- ✽ نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت۔
- ✽ اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام
- ✽ نماز روزہ کے محمدی دائمی اوقات
- ✽ سورہ فاتحہ خلف الامام
- ✽ اثبات توحید (ایک سوال کی دس شکلیں)
- ✽ اثبات رفع الیدین

تمام مسجد اہل تشدد کے منتظمین مذکورہ بالا مکمل سیٹ مفت منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر انتظام مساجد میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ موثر ترین ذریعہ ہے۔ رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ اس وعدے کی صورت میں ڈاک خرچ ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

محمد حسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب، پاکستان **0333-8556473**

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

جماعتی حضرات کے لیے

حج و عمرہ سروسز میں با اعتماد نام



لائسنس نمبر 5282

عمرہ کی بکنگ جاری ہے

2015-2016

حج و عمرہ سروسز

خوبصورت اور قریب ترین انٹرکنٹیننٹل ہوٹل کی رہائش

تیز ترین عمرہ ویزہ سروس / ملکی و غیر ملکی ایئر لائنز کے سستے ترین ٹکٹ

دہلی، ممبئی، سنگاپور، تھائی لینڈ اور جاپان کے وزٹ ویزے

14=21 دن کے معیاری پیکیجز

مینجر: حماد مدنی

0333-4005913

042-37428459

0322-6662333

0302-4580611

آفس نمبر 8، فرسٹ فلور، 25۔ ابراہیم آباد، راولپنڈی

چیف ایگزیکٹو

حافظ عبد الحفیظ مدنی

(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

الہدیت قارئین کے ساتھ

عمرہ ادا کیجئے

دوسرا قافلہ 17 مارچ 2016
ان شاء اللہ

جناب رانا محمد نصر اللہ خاں صاحب

امیر مرکزی جمعیت الہدیت ضلع لاہور

جناب محمد نواز بٹ صاحب

ناظم مالیات مرکزی جمعیت الہدیت ضلع لاہور

زیر قیادت

پہلا قافلہ 21 فروری 2016
ان شاء اللہ

زیر قیادت

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی صاحب

ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت الہدیت پاکستان

تکبیر ٹریولز اینڈ ٹورز

چیف ایگزیکٹو

محمد زبیر عقیل فاضل مدینہ یونیورسٹی

شناور سنٹر موٹر سمن آباد ملتان روڈ لاہور

0300-8450426

سردار محمد نواز ڈوگر

0300-469430

042-37525001-2

مرکزی جمعیتہ اہل حدیث ضلع چنیوٹ

زیر اہتمام

عالمی تحریک ختم نبوة اہل حدیث پاکستان

سلسلہ

بقام

انشاء اللہ العزیز

مرکز خاتم النبیین الاسلامی لاہور روڈ

چنیوٹ

موضوع

تحریک ختم نبوت میں
علماء اہل حدیث کا کردار

اہل اسلام کے تحریک ختم نبوت پر اہل بیت ہے

جمعرات
بعد از نماز ظہر تا عصر

28 جنوری 2016

طلباء مدارس دینیہ
خصوصی طور پر
شریک ہوں

حفظ اللہ

سفیر ختم نبوة

امیر
مرکزی جمعیتہ اہل حدیث
ڈسکہ

عراق عظیم

جناب محترم

حضرت مولانا

چیمبرمین خاتم النبیین اور بنو نبوتی
کنوینٹر عالمی تحریک ختم نبوت اہل حدیث

0300
7716735

خادم ختم نبوت قاری محمد ایوب چنیوٹی مدیر مرکز ہذا

0323-7490174



A product of **BMA Pharma**

BMA
Since 1952

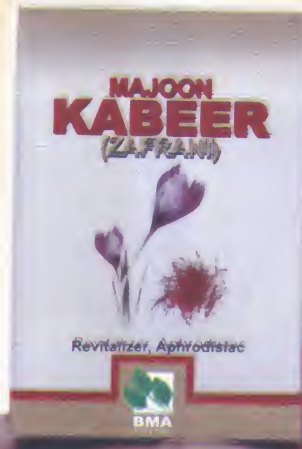
MAJOON KABEER (ZAFRANI)

لیجئے

جسم میں تازگی و توانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر
(زعفرانی)

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

Revitalizer, Aphrodisiac

BMA Pharma (Herbal)

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



BMA
Since 1952

Weekly **AHL- E - HADITH**

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور

بمقام

مجمع مرکز اہل حدیث کی تعمیر نو کے

2016

22 جنوری

افتتاحی

خطبہ جمعۃ المبارک

فقید
المشائخ

ان شاء اللہ

آغاز خطبہ
12:40 بجے

حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب
خطبہ جمعۃ المبارک

حفظ اللہ

مؤمن اہل حدیث

محترم

ڈاکٹر

حافظ

ممبر قومی اسمبلی

چیئر مین سینیٹنگ کمیٹی برائے مذہبی امور

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

خواتین کیلئے پردہ

کا انتظام ہوگا

ان شاء اللہ

ارشاد فرمائیں گے

0423
772993
0300
9479913

حافظ بابر فاروق رحیمی خطیب ناظم مرکز اہل حدیث
106 راوی روڈ لاہور

الداعی
الخطیب

0300-9354701 0300-9320-0331-0313